Love For All Hatred For None

احمدی نوجوانوں کیلئے

مئی 2016ء

مقام ظہور قدرت ثانیہ

چالیس نفلی روزوں کی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ 7 اکتوبر 2011ء کو دعاؤں اور عبادات کے ساتھ ساتھ نفلی روزہ رکھنے کی تحریک فرمائی تھی۔ حضور انور نے اپنے خطبہ جمعہ 12 فروری 2016ء کے خطبہ جمعہ میں چالیس نفلی روزوں کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:

''چند سال ہوئے میں نے بھی کہا تھا کہ جماعت کو روزے رکھنے چاہئیں اور جماعت میں ابھی تک بعض ایسے ہیں جو قائم ہیں اور رکھتے ہیں۔ کم از کم چالیس روزے ہفتہ وار ہی رکھیں۔ یعنی چالیس ہفتوں تک روزے رکھیں۔ اور خاص طور پر دعائیں کریں اور نفل ادا کریں اور صدقات دیں۔ کیونکہ جو جماعت کے حالات ہیں۔ بعض جگہ بہت زیادہ سختی اور شدت آتی جارہی ہے۔ جب ہم اللہ تعالیٰ کے حضور چلائیں گے تو جس طرح بچے کے رونے سے ماں کی چھاتیوں میں دودھ اتر آتا ہے۔ آسمان سے ہمارے رب کی نصرت نازل ہوگی۔''

جمعہ	ہفتہ	اتوار	سوموار	منگل	بدھ	جمعرات
		1	2	3	4	5
6	7	8	9	10	11	12
13	14	15	16	17	18	19
20	21	22	23	24	25	26
27	28	29	30	31		

"قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی۔"

(المصلح الموعود)

احمدی نوجوانوں کے لیے

ماہنامہ

خالد

مئی 2016ء

ہجرت 1395 ہش

جلد 63 | شمارہ 5

مدیر: لقمان احمد شاد

اس شمارے میں

■ پبلشر: قمر احمد محمود

■ مطبع: ضیاء الاسلام پریس چناب نگر (ربوہ)

■ E-mail:editor@monthlykhalid.org

■ پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ

■ مقام اشاعت: دارالصدر جنوبی چناب نگر (ربوہ)

■ website:www.monthlykhalid.org

قیمت -/25 روپے..........سالانہ -/250 روپے

ارشادات عالیہ

فرمان الٰہی

ترجمہ: ”تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے لیے اُن کے دین کو، جو اُس نے اُن کے لیے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد ضرور اُنہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں اور نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔“ (سورۃ النور: 56-57)

فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا، پھر وہ اس کو اٹھالے گا اور خلافت عَلٰی مِنۡهَاجِ النُّبُوَّةِ قائم ہوگی، پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھالے گا، پھر ایذا رساں بادشاہت قائم ہوگی اور تب تک رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ جب یہ دور ختم ہوگا تو اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہوگی اور تب تک رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا پھر وہ ظلم و ستم کے اس دور کو ختم کر دے گا جس کے بعد پھر نبوت کے طریق پر خلافت قائم ہوگی! یہ فرما کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہوگئے۔ (مسند احمد بن حنبل جلد 4 صفحہ 273)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ جس نے میرے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جو میرے امیر کا نافرمان ہے وہ میرا بھی نافرمان ہے۔ (مسلم۔ کتاب الامارة باب وجوب طاعة الامراء......)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام

برائے شوریٰ 2016ء

پیارے نمائندگان شوریٰ پاکستان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج آپ لوگ یہاں جماعت احمدیہ پاکستان کی شوریٰ کے لیے جمع ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو تقویٰ سے کام لیتے ہوئے صحیح رنگ میں اپنی آراء اور مشورے پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ہر سال آپ شوریٰ کے لیے جمع ہوتے ہیں۔ شوریٰ کا ایجنڈا بھی تربیتی اور جماعتی ضروریات کے لحاظ سے کافی بھرپور ہوتا ہے۔ آپ لوگوں کے مشورے بھی بڑے صائب ہوتے ہیں اور نمائندگانِ شوریٰ ایجنڈے پر اپنی رائے کے مطابق سفارشات بھی پیش کرتے ہیں جس کو میری منظوری کے بعد عملدرآمد کے لیے جماعتوں کو بھیجا جاتا ہے۔ لیکن یہ بات دیکھنے میں آئی ہے کہ جس زور وشور سے آراء دی جاتی ہیں اور جس طرح منصوبہ بندی کے لیے دماغ لڑایا جاتا ہے اس محنت سے اس ایجنڈے پر عملدرآمد نہیں ہوتا اور عموماً جماعتیں اس میں سستی دکھاتی ہیں بلکہ بعض دفعہ تو لگتا ہے کہ بعض جماعتوں کو یہ علم ہی نہیں ہوتا کہ گزشتہ سال شوریٰ میں ہم نے یہ تجویزیں پیش کی تھیں اور ان پر خلیفۂ وقت کی منظوری کے بعد ہمیں عملدرآمد کے لیے بھی کہا گیا تھا کیونکہ بعض اوقات یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ گزشتہ سال کی تجاویز کو ہی دوبارہ پیش کیا جارہا ہوتا ہے۔ اگر جماعتوں کو یہ علم ہو کہ یہ تجویز پیش ہو چکی ہے اور ہم نے اس پر عمل کرنا ہے تو جماعتوں کی طرف سے وہ دوبارہ پیش ہی نہ ہو۔ بلکہ کسی فرد جماعت کی لاعلمی کی وجہ سے اگر کوئی تجویز مقامی مجلس عاملہ میں پیش بھی کی گئی ہو تو مقامی عاملہ اس پر شرمندگی کا اظہار کرتے ہوئے وہاں یہ اظہار کرے کہ اس تجویز پر تو خلیفۃ المسیح کی

منظوری سے عملدرآمد کے لیے لائحہ عمل آچکا ہے لیکن ہماری کوتاہی ہے کہ ہم نے اس کے مطابق عمل نہیں کیا اور نہ ہی احبابِ جماعت کو اس کی اطلاع دی ہے۔ اگر اس شرمندگی کا احساس پیدا ہوجائے تو مجھے امید ہے کہ جماعتیں خود ہی سارا سال اپنی عاملہ کی میٹنگز میں یہ جائزہ لیتی رہیں گی کہ شوریٰ میں جو تجاویز پیش ہوئی تھیں اور جن پر بحث کے بعد خلیفۃ المسیح نے منظوری دی تھی ہم نے پوری توجہ سے ان پر عمل کرنا ہے اور کیا ہم اس پر عمل کر رہے ہیں یا نہیں اور اگر کر رہے ہیں تو اب تک کس حد تک عمل ہو چکا ہے۔ اس طرح سے اگر شوریٰ کے فیصلوں پر توجہ سے عمل ہو تو کوئی وجہ نہیں کہ کسی شخص کے ذہن میں دوبارہ وہی تجویز پیش کرنے کا خیال آئے یا کسی مقامی عاملہ یا عاملہ کے کسی ممبر کے ذہن میں یہ خیال آئے کہ گو یہ تجویز سال دو سال پہلے شوریٰ میں پیش ہو چکی ہے لیکن اس پر عمل نہ ہونے کی وجہ سے اب اسے دوبارہ پیش کیا جانا چاہیے۔ کیونکہ اگر ہم پرانی تجویزوں کو ہی بار بار پیش کرتے رہیں گے تو کبھی ہماری ترقی کی رفتار وہ نہیں ہو سکتی جو ہم نے حاصل کرنی ہے۔ ترقی کرنے والی قوموں کے لیے تو ہر قدم آگے بڑھنے والا ہونا چاہیے نہ کہ وہیں رُک کر وہ اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش کرتے رہیں۔ پس اس طرف توجہ دیں اور اس سال بھی شوریٰ میں جو تجاویز پیش ہو رہی ہیں ان پر نہ صرف یہ کہ غور کر کے اپنے صائب مشورے دیں اور میری منظوری کے بعد ان کو جماعتوں میں لاگو کرنے کی کوشش کریں بلکہ ہر تین ماہ بعد جائزہ لے کر یہ دیکھیں کہ ہم نے اس سلسلہ میں کیا حاصل کیا۔ جب تک ہر چھوٹی سے لے کر بڑی جماعت تک ہر کوئی یہ جائزہ نہیں لے گی کہ ہم نے شوریٰ میں پیش ہو کر پاس ہونے والے لائحہ عمل پر کس حد تک عمل کیا ہے ہم ترقی کی وہ رفتار حاصل نہیں کر سکتے جو ہمیں حاصل کرنی چاہیے۔ پس ایک تو نمائندگانِ شوریٰ اور جماعتوں سے میری یہ درخواست ہے کہ ہم نے صرف بحثیں ہی نہیں کرنی بلکہ عمل بھی کرنا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ پاکستان کے حالات ایسے ہیں کہ بعض ہنگامی کاموں کی وجہ سے روٹین کے کام رہ جاتے ہیں لیکن جس طرح جماعت کو آئے دن ہنگامی کاموں سے گزرنا پڑتا ہے اس کے پیشِ نظر اب جماعتی سطح پر ہنگامی کاموں کے لیے ایک علیحدہ ٹیم رکھنی چاہیے۔ جو باقی عمومی

تربیتی اور جماعتی ترقی کے امور ہیں ان کے لیے نظامِ جماعت کو مسلسل جائزے لیتے ہوئے آگے بڑھتے رہنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

اسی طرح عہدیداران اور افرادِ جماعت کو اپنی نمازوں اور عبادتوں کے جائزے لینے کی بھی ضرورت ہے۔ جب تک ہمارا تعلق اپنے خدا سے مضبوط تر نہیں ہوگا ہم نہ ہی اپنی ترقی کے ہدف حاصل کر سکتے ہیں نہ حالات کو اپنے حق میں کر سکتے ہیں۔ پس مرکزی اور مقامی عہدیداران اپنے بھی جائزے لیں اور افرادِ جماعت کو بھی مسلسل توجہ دلاتے رہیں کہ اس تعلق کو مضبوط سے مضبوط تر کریں اگر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جلد حاصل کرنا ہے۔

نیز میں اس طرف بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ جہاں تک مالی قربانیوں کا سوال ہے پاکستان کی جماعتیں اللہ کے فضل سے بہت بڑھ چڑھ کر مالی قربانیاں کرتی ہیں لیکن ان مالی قربانیوں میں عموماً کم کمانے والے اور غریب لوگوں کا زیادہ حصہ ہوتا ہے اور وہ یہ کوشش بھی کرتے ہیں کہ شرح کے مطابق ادائیگی کریں لیکن امراء اور زیادہ کمانے والے جو لوگ ہیں وہ اس طرف کم توجہ دیتے ہیں اور ان کے چندے بھی معیاری نہیں ہوتے۔ اس لیے کوشش یہ کرنی چاہیے کہ جو بہتر کمانے والے ہیں انہیں یہ توجہ دلائی جائے کہ وہ اپنے چندے معیار کے مطابق ادا کیا کریں۔ اس لیے مقامی نظام جماعت کو بھی ایسے لوگوں کو توجہ دلانے کی ضرورت ہے اور شوریٰ کے نمائندگان کو بھی توجہ دلانے کی ضرورت ہے اور پھر مرکزی نظام کو بھی انفرادی رابطے کر کے انہیں توجہ دلانی چاہیے۔

اسی طرح مَیں مرکزی انجمنوں کو بھی توجہ دلاتا ہوں کہ وہ بھی اپنے اخراجات کو زیادہ سے زیادہ کنٹرول کرنے کی کوشش کریں اور افرادِ جماعت کے اعتماد کو بھی حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ جیسا کہ میں نے کہا پاکستان کے ہنگامی حالات کی وجہ سے وقتاً فوقتاً مسائل اٹھتے رہتے ہیں اور بہت سے احمدی اس وجہ سے معاشی لحاظ سے بھی متاثر ہو رہے ہیں۔ اس لیے اس لحاظ سے بھی جائزہ لینا چاہیے کہ مالی بوجھ اس حد تک نہ

ڈالیں کہ جو لوگوں کے لیے تکلیف مالا یطاق ہو جائے۔ کیونکہ مجھے بعض اوقات ایسے خط آتے ہیں کہ عہدیداران خود ہی لوگوں کا چندہ بڑھا کر انہیں اس کی ادائیگی پر مجبور کرتے ہیں۔ انجمنوں اور متعلقہ اداروں کو تو میں اس طرف توجہ دلاتا رہتا ہوں لیکن مقامی جماعتوں کو بھی اس طرف توجہ کرنی چاہیے اور اس کے ساتھ بہتر حالات والے لوگوں کو اپنے چندوں کے معیار بہتر کرنے کی طرف توجہ دلاتے رہنا چاہیے۔ اگر دونوں مرکزی ادارے اور مقامی جماعتیں اس طرف توجہ دیتے ہوئے اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے کاموں میں بہت بہتری ہو سکتی ہے۔

اللہ کرے کہ یہ شوریٰ ہر لحاظ سے بابرکت ہو اور آپ لوگوں کا یہاں آنا اور رہنا بھی ہر لحاظ سے اللہ کی رضا کو حاصل کرنے والا ہو۔ آپ تقویٰ پر چلنے والے ہوں اور ملکی حالات کی وجہ سے افرادِ جماعت کو پریشانیوں کا جو سامنا ہے اللہ ایسے حالات پیدا کرے کہ وہ پریشانیاں بھی دور ہوں۔ اللہ تعالیٰ افراد جماعت کے لیے خوشیوں کے سامان پیدا فرمائے اور آپ کی طرف سے مجھے خوشی کی خبریں ملتی رہیں۔ اللہ سب احمدیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور دشمنوں کے ہر شر سے بچائے۔ واپس جا کر احبابِ جماعت تک میرا محبت بھرا اسلام اور دعاؤں کا پیغام پہنچا دیں۔

والسلام

خاکسار

[signature]

خلیفۃ المسیح الخامس
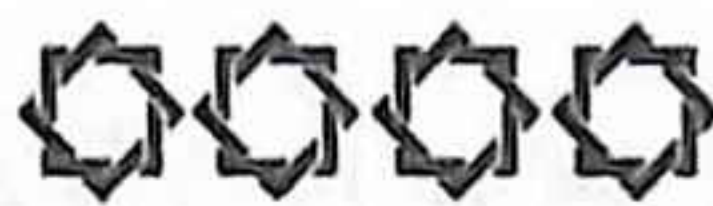
اللہ تعالیٰ کی رضا اطاعت کی بنیاد ہے

قارئین کرام!

خدائے ذوالمنن کا یہ ہم پر عظیم فضل واحسان ہے کہ اس نے ہمیں خلافت احمدیہ کے خدام ہونے کا شرف عطا فرمایا ہے اور خلافت کی اس نعمت عظمیٰ جس کے فیوض وبرکات سے ہم متمتع ہورہے ہیں کا امین بھی بنایا ہے۔ پس یہ سعادت جو ہمیں عطا ہوئی ہے ہمارے لیے بڑی ذمہ داریاں بھی لے کر آئی ہے جس کا سب سے پہلا سبق اطاعت ہے۔ وہ اطاعت جس میں ہماری روح، جسم، عزت اور مال ودولت امام وقت کے ایک اشارے پر قربان ہونے کے لیے تیار ہو۔ یہی وہ راہ ہے جس کے ذریعے ہم خلافت کی برکات سے فیضیاب ہوسکتے ہیں۔

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''ایک روحانی نظام میں اخلاص ووفا اور اللہ تعالیٰ کی رضا اطاعت کی بنیاد ہے۔ اس لیے یہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہر درجے پر اطاعت کرنے والے میرے پسندیدہ ہیں۔ پس نظامِ جماعت کے چھوٹے سے چھوٹے درجے سے لے کر اوپر تک جو نظام کی اطاعت کرتے ہیں وہ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے کرتے ہیں۔..... پس جب خلافت کے استحکام کے لیے ایک احمدی دعا کرتا ہے تو ساتھ ہی اپنے لیے بھی یہ دعا کرے کہ مَیں اطاعت کا اعلیٰ ترین معیار قائم کرنے والا بنوں تا کہ اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ رہوں اور خلافت کے انعام سے جُڑا رہوں۔ جس ہدایت پر قائم ہوگیا ہوں اُس سے خدا تعالیٰ کبھی محروم نہ رکھے۔''

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں حقیقی رنگ میں خلافت کا مطیع بنائے اور اطاعت کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شجاعت

(مکرم ہمایوں طاہر احمد صاحب۔ننکانہ صاحب)

نبی کریم ﷺ کا وجود بے شمار رنگوں اور خوشبوؤں کا وہ سدا بہار چمن ہے جو سیرت طیبہ کے لاکھوں پھلوں سے سجا ہوا ہے۔آپؐ کی سیرت مبارکہ تمام بنی نوع انسان کے لیے وہ آبِ حیات ہے جس سے فطرت انسانی کی تمام ضرورتیں پوری ہوتی ہیں۔ آپؐ کی سیرت کے خوشنما رنگوں میں ایک رنگ آپؐ کی بہادری، شجاعت اور جوانمردی کا بھی ہے۔

سب انسانوں سے بہادر

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ

نبی کریم ﷺ سب انسانوں سے زیادہ خوبصورت تھے اور سب انسانوں سے زیادہ بہادر تھے۔ (صحیح بخاری کتاب الجہاد باب الشجاعۃ فی الحرب والجبن)

خطرہ میں سب سے آگے

حضرت انسؓ مزید بیان کرتے ہیں کہ

ایک رات اہل مدینہ کو خطرہ محسوس ہوا (کسی طرف سے کوئی آواز آئی تھی) لوگ آواز کی طرف دوڑے تو سامنے سے نبی کریم ﷺ ان کو آتے دکھائی دیئے۔ آپؐ بات کی چھان بین کر کے واپس آرہے تھے حضرت ابوطلحہؓ کے گھوڑے پر سوار تھے۔گھوڑے کی پیٹھ ننگی تھی اور آپؐ نے اپنی گردن میں تلوار لٹکائی ہوئی تھی۔لوگوں کو سامنے سے آتے دیکھا تو فرمایا ”ڈرو نہیں میں دیکھ آیا ہوں کوئی خطرہ کی بات نہیں۔“ پھر آپؐ نے حضرت ابوطلحہؓ کے گھوڑے کے متعلق فرمایا ”ہم نے اس کو تیز رفتاری میں سمندر جیسا پایا۔ یا یہ فرمایا کہ یہ تو سمندر ہے۔“

(صحیح بخاری کتاب الجہاد باب الشجاعۃ فی الحرب والجبن)

اشجع الناس

ابواسحاق سے روایت ہے کہ

ایک دفعہ ایک شخص حضرت براءؓ کے پاس آیا اور آپ سے پوچھا کہ اے ابوعمارہ کیا آپ لوگوں نے جنگ حنین کے موقع پر دشمن کے مقابل پر پیٹھ پھیر لی تھی تو انہوں نے جواب دیا کہ میں سب

کے بارہ میں تو کچھ نہیں کہہ سکتا لیکن میں آنحضرت ﷺ کے بارہ میں ضرور گواہی دوں گا کہ آپؐ نے دشمن کے شدید حملہ کے وقت بھی پیٹھ نہیں پھیری تھی۔ پھر انہوں نے کہا اصل بات یہ ہے کہ ہوازن قبیلہ کے خلاف جب مسلمانوں کا لشکر نکلا تھا انہوں نے یا تو بہت ہلکے پھلکے ہتھیار پہنے ہوئے تھے یعنی ان کے پاس زرہیں وغیرہ اور بڑا اسلحہ نہیں تھا اور ان میں بہت سے ایسے بھی تھے جو بالکل نہتے تھے لیکن اس کے مقابل پر ہوازن کے لوگ بڑے کہنہ مشق تیر انداز تھے۔ جب مسلمانوں کا لشکر ان کی طرف بڑھا تو انہوں نے اس لشکر پر تیروں کی ایسی بوچھاڑ کر دی جیسے ٹڈی دَل کھیتوں پر حملہ کرتی ہے۔ اس حملہ کی تاب نہ لا کر مسلمان بکھر گئے لیکن ان کا ایک گروہ آنحضرت ﷺ کی طرف بڑھا۔ حضور ﷺ ایک خچر پر سوار تھے جسے آپؐ کے چچا ابوسفیان بن حارثؓ لگام سے پکڑے ہوئے ہانک رہے تھے۔

جب حضور ﷺ نے مسلمانوں کو اس طرح بکھرتے ہوئے دیکھا تو آپؐ کچھ وقفہ کے لیے اپنی خچر سے اترے اور اپنے مولیٰ کے حضور دعا کی۔ پھر آپؐ خچر پر سوار ہو کر مسلمانوں کو مدد کے لیے بلاتے ہوئے دشمن کی طرف بڑھے اور آپؐ یہ شعر پڑھتے جاتے تھے۔

أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ   أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

میں خدا کا نبی ہوں اور یہ ایک سچی بات ہے۔ لیکن میری غیر معمولی جرات دیکھ کر یہ نہ سمجھنا کہ میں کوئی فوق البشر چیز ہوں نہیں میں وہی عبدالمطلب کا بیٹا محمد ﷺ ہوں۔

اور آپؐ یہ دعا کرتے جاتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ نَزِّلْ نَصْرَكَ

اے خدا اپنی مدد نازل کر۔

پھر حضرت براءؓ نے کہا کہ حضور ﷺ کی شجاعت کا حال سنو۔ جب جنگ جوبن پر ہوتی تھی تو اس وقت حضور ﷺ سب سے آگے ہو کر سب سے زیادہ بہادری سے لڑ رہے ہوتے تھے اور ہم لوگ تو اس وقت حضور ﷺ کو ہی اپنی ڈھال اور اپنی آڑ بنایا کرتے تھے اور ہم میں سے سب سے زیادہ وہی بہادر سمجھا جاتا تھا جو حضور ﷺ کے شانہ بشانہ لڑتا تھا۔

(صحیح مسلم کتاب الجهاد باب في غزوة حنين)

عزم بے مثال

حضور ﷺ جنگ اُحد سے پہلے خواب میں دیکھ چکے تھے کہ آپؐ کے کسی عزیز کا نقصان ہوگا یا آپؐ کی ذات کو گزند پہنچے گا اور کچھ صحابیؓ بھی شہید ہوں گے۔ آپؐ نے منشاء الٰہی کے ماتحت صحابہؓ سے مشورہ کیا۔ نوجوان صحابہؓ نے جوش و اخلاص میں مدینہ سے باہر نکل کر لڑنے کا مشورہ دیا۔ جب نبی کریم ﷺ نے ہتھیار پہن لیے تو نوجوان صحابہؓ کو اپنی غلطی کا احساس ہوا اور وہ معذرت خواہ ہوئے۔

خدا کے نبی ﷺ نے فرمایا:

''نبی ہتھیار پہن کر اتارتا نہیں۔''

(سیرت ابن ہشام جلد 3 صفحہ 6)

یہ تھی آپؐ کی بے مثال شجاعت، کہنے کو تو یہ چند الفاظ ہیں لیکن ان الفاظ میں شجاعت کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر ہے جو کوزے میں بند نظر آتا ہے۔ یہی زندہ قوموں کا شیوہ ہوتا ہے کہ جب عزم کر لیں تو پھر تذبذب نہیں کیا کرتے۔

اسے آنے دو

جنگ اُحد میں آپؐ شدید زخمی ہوئے۔ چہرہ مبارک لہولہان تھا۔ ابی بن خلف ایک عرصہ مدت سے تیاری کر رہا تھا۔ اس نے ایک گھوڑا پالا ہی اس مقصد کے لیے تھا۔

اس کو روزانہ جوار کھلاتا کہ اس پر چڑھ کر محمد ﷺ کو قتل کروں گا (نعوذ باللہ) اس بدبخت کی نظر جب حضورؐ پر پڑی تو گھوڑے کو ایڑھ لگا کر آگے آیا اور یہ نعرہ لگایا اگر محمد (ﷺ) بچ جائیں تو میری زندگی عبث ہے۔ صحابہؓ نے یہ دیکھا تو حضور ﷺ اور اس کے درمیان حائل ہونا چاہا۔ حضور ﷺ نے فرمایا ہٹ جاؤ اسے آنے دو اور میرے زخمی آقا ﷺ نے جن کے زخموں سے ابھی خون رس رہا تھا نیزہ تھام کر اس کی گردن پر وار کیا۔ وہ چنگھاڑتا ہوا واپس مڑا۔ کسی نے کہا بھئی معمولی زخم ہے کیا چیختا اور واویلا کرتا ہے۔ اس نے کہا یہ معمولی زخم نہیں محمد (ﷺ) کا لگایا ہوا ہے۔

(سیرۃ ابن ہشام زیر عنوان قتل ابی بن خلف جلد 3 صفحہ 89)

غرض نبی کریم ﷺ کی زندگی کا ہر پہلو روشن اور درخشندہ ہے جو اخلاق حسنہ کے باغ میں ایک منفرد پھول کی طرح چارسُو خوشبو پھیلا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان خوشبوؤں کو اپنی ذات میں بسانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سرزمین عرب سے چلی روشنی

سر زمین عرب سے چلی روشنی
آج تک ہے سفر میں وہی روشنی

جلوۂ نور بکھرا کراں تا☆ کراں
آسمان سے زمیں تک ہوئی روشنی

ظلمتوں کے غلافوں میں لپٹا تھا دل
آپؐ آئے تو دل کو ملی روشنی

ہم پہ احساں کیا ہے حضورؐ آپؐ نے
ہم اندھیروں میں تھے ہم کو دی روشنی

زندگی آپ کے دم سے روشن ہوئی
ورنہ پہلے کہاں اس میں تھی روشنی

میں نے جب بھی پکارا حضورؐ آپ کو
دیر تک میرے گھر میں رہی روشنی

اے رسولِ خدا آپؐ پر ہو سلام
آپؐ نے ہی دنیا کو دی روشنی

(مکرم عبدالکریم خالد صاحب)

☆معنی: ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک۔ چاروں طرف۔

گلدستہ

دعا کے ذریعے اپنے بھائیوں کی مدد کرو

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''ہماری جماعت کو چاہیے کہ کسی بھائی کا عیب دیکھ کر اس کے لیے دعا کریں، لیکن اگر وہ دعا نہیں کرتے اور اس کو بیان کر کے دور سلسلہ چلاتے ہیں تو گناہ کرتے ہیں۔ کونسا ایسا عیب ہے جو کہ دور نہیں ہو سکتا۔ اس لیے ہمیشہ دعا کے ذریعہ سے دوسرے بھائی کی مدد کرنی چاہیے۔

ایک صوفی کے دو مرید تھے۔ ایک نے شراب پی اور نالی میں بیہوش ہو کر گرا۔ دوسرے نے صوفی سے شکایت کی۔ اس نے کہا تو بڑا بے ادب ہے، کہ اس کی شکایت کرتا ہے اور جا کر اُٹھا نہیں لاتا۔ وہ اسی وقت گیا اور اُسے اُٹھا کر لے چلا۔ کہتے تھے کہ ایک نے تو بہت شراب پی لیکن دوسرے نے کم پی کہ اُسے اُٹھا کر لے جا رہا ہے۔ صوفی کا یہ مطلب تھا کہ تو نے اپنے بھائی کی غیبت کیوں کی۔ آنحضرت ﷺ سے غیبت کا حال پوچھا تو فرمایا کہ کسی کی سچی بات کا اس کی عدم موجودگی میں اس طرح سے بیان کرنا کہ اگر وہ موجود ہو تو اسے بُرا لگے غیبت ہے۔ اور اگر وہ بات اس میں نہیں ہے اور تو بیان کرتا ہے، تو اس کا نام بہتان ہے۔''

سینٹ پیٹرز برگ (STPetersburg)

یہ روس کا دوسرا بڑا شہر ہے جہاں ملک کی سب سے بڑی بندرگاہ بھی واقع ہے۔ 1712ء سے 1918ء تک روس کا دارالحکومت بھی رہا۔ یہ شہر دریائے نیوا (Neva River) کے دونوں کناروں پر آباد ہے۔ سینٹ پیٹرز برگ اپنے آباد ہونے سے لے کر اب تک تین مرتبہ بدلا جا چکا ہے۔ شہر کی تعمیر روسی زار اور آخری شہنشاہ پیٹر اعظم کے حکم پر ہوئی جس نے اپنے سرپرست ولی کے نام پر اس شہر کا نام سینٹ پیٹرز برگ رکھا۔ پہلی عالمی جنگ چھڑنے پر شہر کا جرمن نام بدل کر پیٹرو گراڈ (Petro Grad) رکھا گیا۔ 1924ء میں سوویت رہنما ولادیمیر لینن (VLadimir Lenin) کے اعزاز میں پھر نام تبدیل ہوا اور لینن گراڈ (Lenin Grad) رکھا

گیا۔ جون 1991ء میں یو ایس ایس آر کی تحلیل کے بعد شہر نے دوبارہ اپنا اصل نام اپنایا۔ موسم سرما میں شدید سردی پڑتی ہے اور جنوری میں اس کا اوسط درجہ حرارت منفی دس رہتا ہے۔ شدید سردی کی وجہ سے آئس بریکرز کی مدد سے سمندر کو قابل استعمال رکھا جاتا ہے۔

صنعتی اعتبار سے اس شہر میں جدید ہیوی مشینری، ٹربائنز، ٹربو جنریٹر، ٹریکٹر، کھدائی کی مشینیں اور نیوکلیئر پاور کے آلات بنانے کی صنعتیں قائم ہیں۔ اس کے علاوہ الیکٹرک آلات، کیمیکلز، فارماسیوٹیکلز، ٹیکسٹائلز، تمباکو، فرنیچر اور کاغذ بنانے کے کارخانے بھی موجود ہیں۔

ثقافتی لحاظ سے بھی ایک سرکردہ ثقافتی مرکز کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہاں کے پرتعیش محلات اور وسیع و عریض گرجا گھر مشہور ہیں۔

بحرِ اوقیانوس کے اوپر شہابیہ پھٹنے کا انکشاف

اندازوں کے مطابق ہر سال 30 کے قریب شہابیے زمین کی فضا میں داخل ہو کر جل کر تباہ ہو جاتے ہیں۔ خلائی سائنسدانوں نے بحرِ اوقیانوس کے اوپر خلا سے زمینی فضا میں داخل ہونے والے ایک شہابِ ثاقب کے پھٹنے کے واقعہ کا انکشاف کیا ہے۔ یہ واقعہ رواں برس 2016ء میں 6 فروری کو برازیل کے ساحل سے ایک ہزار کلومیٹر دور کھلے سمندر میں پیش آیا تھا۔ اس شہاب ثاقب یا خلائی چٹان کے جلنے سے اتنی توانائی پیدا ہوئی جو 13 ہزار ٹن ٹی این ٹی کے دھماکے کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہے۔ یہ 2013ء میں وسطی روس میں اورال کے پہاڑوں پر شہاب ثاقب کے ٹکڑوں کی بارش کے بعد اس نوعیت کا دوسرا واقعہ ہے جس میں اتنے بڑے پیمانے پر توانائی کا اخراج ہوا۔ فروری 2013ء میں ماسکو سے ڈیڑھ ہزار کلومیٹر دور واقع چیلیابنسک (Chelyabinsk) کے علاقے کے اوپر بھی ایک 60 فٹ چوڑا شہابِ ثاقب پھٹا تھا جس سے تقریباً ایک ہزار افراد زخمی ہو گئے تھے۔ اس شہابیے کے پھٹنے سے 50 ہزار ٹن ٹی این ٹی کے دھماکے کے نتیجے میں پیدا ہونے والی توانائی کے برابر توانائی پیدا ہوئی تھی۔ تاہم بحرِ اوقیانوس کے اوپر شہابیہ پھٹنے کا واقعہ ابتدائی طور پر کسی کی نظر میں نہیں آیا۔ یہ شہابیہ سمندر کی سطح سے 30 کلومیٹر کی بلندی پر پھٹا تھا۔ شہاب

ثاقب کے زمین پر گرنے کے اس طرح کے واقعات شاذونادر ہی ہوتے ہیں۔ 1908ء میں سائبیریا میں شہاب ثاقب کے گرنے کا واقعہ پیش آیا تھا جس سے تقریباً دو ہزار مربع کلومیٹر کا علاقہ تباہ ہو گیا تھا۔

گیلن المعروف جالینوس

قدیم دور کا ایک معروف یونانی طبیب ہے۔ جس کا نام گیلن تھا جسے نویں صدی میں عرب مفکرین نے حکیم جالینوس کا نام دیا۔ گیلن پیرگامم، ایشیائے کوچک کے ایک یونانی گھرانے میں 129ء میں پیدا ہوا۔ 16 برس کی عمر میں طب کی تعلیم حاصل کرنا شروع کی اور طبی علوم کے حصول کے لئے سمرنا اور سکندریہ کے سفر کئے۔ نوجوانی میں ہی جانوروں اور انسانی جسم پر مشاہدات کرنا شروع کر دیئے۔ 161ء کے قریب روم آیا جہاں بطور طبیب شہرت پائی۔ 169ء میں رومی شہنشاہ مارکس آریلیئس کے بیٹے کا طبیب بنا اور باقی زندگی روم میں ہی بسر کی۔ اس نے جانوروں کو چیر پھاڑ کر تجربات کئے کہ کس طرح مختلف پٹھے حرام مغز کے مختلف لیولز پر کنٹرول کرتے ہیں۔ اس نے کارڈینل اعصاب کے سات جوڑوں کو شناخت کیا۔ گیلن نے ہی سب سے پہلے بتایا کہ دماغ آواز کو کنٹرول کرتا ہے اور شریانیں خون لے کر جاتی ہیں۔ گیلن کو اپنے دور کا ایک عظیم طبیب اور فلسفی مانا جاتا ہے۔ فلسفہ میں ارسطو کے نظریات کی تقلید کی۔ اس کے جانوروں اور انسانی جسم پر مشاہدات 1400 سال تک طب پر چھائے رہے۔ طب، فلسفہ اور اخلاقیات پر کوئی 500 مقالے لکھے۔ اناٹومی پر مشتمل اس کے مشاہدات نویں صدی میں عرب مفکرین نے ترجمے کئے۔ گیلن کی وفات 200ء یا 216ء کے قریب بیان کی جاتی ہے۔

پیپل (Secrd Fig)

ایک مشہور سایہ دار درخت ہے جو پاک و ہند میں تقریباً ہر جگہ پایا جاتا ہے۔ ہندو اور بدھ مذہب کے پیروکار اس درخت کو زمانۂ قدیم سے متبرک اور واجب التعظیم مانتے ہیں۔ عموماً اس درخت کی بلندی 80 سے 90 فٹ ہوتی ہے جبکہ اس کی موٹائی 3 میٹر یعنی 9.8 ہوتی ہے۔ پتے دل کی شکل کے، سائز میں بڑے ہوتے ہیں جو اوپر سے صاف اور نیچے سے کھردرے ہوتے ہیں جو موسم خزاں میں جھڑ جاتے ہیں۔ اس کا پھل فالسہ جیسا اور بعض جگہ نسبتاً بڑا ہوتا ہے جو پک کر بینگن جیسی رنگت اختیار کر لیتا ہے۔

برگد (بوہڑ) کی طرح اس کے پتوں سے بھی دودھ نکلتا ہے مگر بوہڑ سے کم گاڑھا ہوتا ہے۔ پیپل کا درخت پرانا ہوجائے تو برگد کی طرح اس کی بھی داڑھیاں نکل آتی ہیں۔ مزاج کے اعتبار سے پتوں اور چھال کا مزاج گرم وخشک ہوتا ہے۔ بعض لوگ سرد وخشک بھی بتاتے ہیں۔ اس کے بے شمار خواص ہیں۔ جن میں اولاد کا نہ ہونا، جس کے لئے پیپل کی داڑھی کا سفوف استعمال کیا جاتا ہے۔ اسی طرح ملیریا بخار میں اس کی مسواک کرنا اور اس کا رس چوسنا مفید ہے۔ پرانے زخم کے لئے پیپل کی سوکھی چھال زخموں پر لگانے سے جلد خشک ہوجاتا ہے۔ پیپل کی راکھ سے دوائے قے بھی بنائی جاتی ہے۔

(تاج العقاقیر)

لطیفہ

ایک آدمی ڈاکٹر سے: ڈاکٹر صاحب مجھے رات کو نیند نہیں آتی۔

ڈاکٹر: آپ لیٹتے وقت روزانہ دو ہزار تک گنتی پڑھا کریں نیند آجائے گی۔

دو دن بعد وہ آدمی دوبارہ ڈاکٹر کے پاس آیا

ڈاکٹر: عمل کیا تھا؟

آدمی: جی ہاں کیا تھا کام تو بڑا مشکل تھا، ایک ہزار تک جب گنا تو نیند آنے لگی پھر میں نے تیز پتی والی چائے پی اور جاگ کر دو ہزار پورے کئے۔

غزل

ہم کو نظروں سے گرانے والے
ڈھونڈ اب ناز اٹھانے والے

چھوڑ جائیں گے کچھ ایسی یادیں
روئیں گے ہم کو زمانے والے

رہ گئے نقش ہمارے باقی
مٹ گئے ہم کو مٹانے والے

منزلِ گل کا پتا دیتے ہیں
راہ میں خار بچھانے والے

ان زمینوں پہ گہر برسیں گے
ایسے کچھ ابر ہیں چھانے والے

دیکھ وہ صبح کا سورج نکلا
مسکرا اشک بہانے والے

آس میں بیٹھے ہیں جن کی جالبؔ
وہ زمانے بھی ہیں آنے والے

(حبیب جالب)

فیصلہ جات مجلس شوریٰ پاکستان 2016ء

نماز باجماعت اور نفلی روزوں کی اہمیت و ضرورت

(مرسلہ: مکرم نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ ربوہ)

تجویز نمبر 1: از نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 12 فروری 2016ء کے خطبہ میں فرماتے ہیں:

''پانچ نمازیں ہر بالغ عاقل پر فرض ہیں اور مَردوں پر یہ (بیوت الذکر) میں باجماعت فرض ہیں اور اس کے لیے انتظام ہونا چاہیے۔ یا تو یہ کہہ دیں کہ ہم بالغ نہیں یا یہ کہہ دیں کہ بے عقل ہیں، تو ٹھیک ہے اور جب یہ دونوں چیزیں نہیں تو پھر باجماعت نماز کی ہر جگہ کوشش ہونی چاہیے۔''

پھر اسی خطبہ میں فرمایا:

''کم از کم اب ہمیں چاہیے کہ چالیس روزے ہفتہ وار ہی رکھیں۔ یعنی چالیس ہفتوں تک خاص طور پر روزے رکھیں، دعائیں کریں، نفل ادا کریں اور صدقات دیں۔ کیونکہ بعض جگہ جماعت کے جو حالات ہیں ان میں بہت زیادہ سختی اور شدّت آتی جا رہی ہے۔ جب ہم اللہ تعالیٰ کے حضور چلّائیں گے تو جس طرح بچے کے رونے سے ماں کی چھاتیوں میں دودھ اتر آتا ہے، آسمان سے ہمارے رب کی نصرت انشاء اللہ تعالیٰ نازل ہوگی اور وہ روکیں اور مشکلیں جو ہمارے راستے میں ہیں وہ دُور ہو جائیں گی۔......... خاص طور پر پاکستان کے احمدیوں کو اس طرف پہلے سے زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے آگے جھکیں۔ نوافل ادا کریں۔ صدقات دیں۔ روزے رکھیں۔ دعاؤں کے بغیر اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جوش میں لائے بغیر ہمارے لیے اور کوئی راستہ نہیں ہے۔''

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی تعمیل میں ہم سب پنجوقتہ نماز باجماعت ادا کریں۔ نیز ہم سب کو امسال چالیس روزے رکھنے چاہئیں۔ ہم دعائیں بھی کریں، نفل بھی ادا کریں اور صدقات

بھی دیں۔ مجلس شوریٰ اس ارشاد پر عملدرآمد کا طریق کار وضع کرے کہ کس طرح ہم سب اس ارشاد پر لبیک کرنے والے بنیں اور کوئی فردِ جماعت اس سے محروم نہ رہے۔

فیصلہ جات مجلس شوریٰ بابت تجویز نمبر 1

قیام نماز کے بارہ میں اس سے قبل مجلس مشاورت 2000ء، 2003ء، 2007ء اور 2011ء میں تجاویز پیش ہو چکی ہیں۔ اسی طرح گزشتہ سال 2015ء میں بھی نماز نہ پڑھنے یا بلاوجہ نمازیں جمع کروانے کے نقص کو روکنے کے بارہ میں تجویز پیش ہوئی تھی۔ پہلے گزشتہ سال کی 18 سفارشات پیش ہیں۔

1۔ بار بار نماز کے حوالے سے تجویز آ رہی ہے۔ نماز کا قیام صرف ایک سال کی کوشش کا نام نہیں بلکہ قرآنی حکم کے مطابق (۔) (طٰہٰ: 133) ترجمہ: اور اپنے گھر والوں کو نماز کی تلقین کرتا رہ اور اس پر ہمیشہ قائم رہ۔ کے تحت مستقل مزاجی کے ساتھ اپنے اہل و عیال کو نماز کی تلقین کرتے چلے جانے کا نام ہے۔ پس اس سال اس حوالے سے کوشش کی جائے کہ مستقل مزاجی کے ساتھ یہ کام کرنا ہے۔

2۔ قیام نماز کا آغاز گھر کے یونٹ سے کرنا چاہیے کیونکہ اوّلین ذمہ داری والدین کی ہے۔ والدین خود نماز قائم کریں اور اپنی اولاد کو نماز باجماعت کا عادی بنائیں۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کے حوالہ سے قرآن میں ہے کہ (۔) (مریم: 56) ترجمہ: اور وہ اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیا۔

3۔ ذیلی تنظیمیں بھی قیام نماز کی طرف خصوصی توجہ دیں۔ انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ اپنی تنظیم کے ممبران کو نماز کا عادی بنائیں اور لجنہ اماء اللہ خواتین کو نماز کا عادی بنائے۔ نماز جمعہ میں حاضری بڑھانے کے لیے خصوصی کوشش کی جائے اور کوئی ایسا احمدی نہ رہے جو نماز جمعہ کی ادائیگی میں سُست ہو۔

4۔ اطفال الاحمدیہ میں سائقین کا نظام فعال بنایا جائے سائقین نماز کی حاضری بھی لگائیں اور اپنے حزب میں تمام بچوں کو توجہ بھی دلاتے رہیں کہ نماز باجماعت ادا کرنی ہے۔ نیز اطفال الاحمدیہ کے حاضری نماز کے مقابلے کروائیں جائیں اور پوزیشن

لینے والوں کی حوصلہ افزائی کی جائے اور انعامات تقسیم کیے جائیں۔

5۔ جماعتی اخبارات ورسائل میں نماز کے بارہ میں مضامین مسلسل شائع ہوتے رہیں۔ ایم ٹی اے پر نماز کے بارہ میں درس اور تقاریر نشر ہوں۔ درسوں تقاریر اور خطبات کے ذریعہ نماز کی خوبیوں کو اجاگر کیا جائے اور اس کے حسن سے آگاہ کیا جائے اور سمجھایا جائے کہ یہ کوئی چٹی نہیں بلکہ دینی اور دنیاوی ترقیات کا ذریعہ ہے۔ نماز کے فوائد اور اہمیت کو باربار بیان کر کے دلوں میں نماز کی محبت پیدا کی جائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''خوب سمجھ لو کہ عبادت بھی کوئی بوجھ اور ٹیکس نہیں اِس میں بھی ایک لذّت اور سرور ہے اور یہ لذّت اور سرور دنیا کی تمام لذتوں اور تمام حظوظِ نفس سے بالاتر اور بالاتر ہے۔''

پس ہم نے صرف قیام نماز نہیں بلکہ لذت اور حظّ والی نماز قائم کرنی ہے۔

6۔ قیام نماز کے سلسلہ میں آیات قرآنیہ، احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے سلسلہ کے ارشادات احباب جماعت کو مہیا کیے جائیں۔ مسلسل یاد دہانی کے لیے کیلنڈر اور چارٹ وغیرہ بھی شائع کیے جائیں۔ یہ کام مرکز کی نگرانی میں ہو۔

7۔ وعظ و نصیحت، تقاریر اور مضامین میں نماز میں لذت اور سرور حاصل کرنے کے طریق بیان کیے جائیں۔ نماز کے مسائل کے بارہ میں سوال و جواب کی مجالس اور کلاسز ہوں۔ جن سے نماز کے مسائل کے بارہ میں احباب جماعت کو آگاہی ہو۔ اسی طرح گھروں میں والدین، بزرگوں کی عبادات کے واقعات سنائیں۔ نماز سادہ اور باترجمہ سیکھنے کی طرف خاص توجہ دی جائے اور ہر ذیلی تنظیم اپنے ممبران کو نماز سادہ اور پھر نماز باترجمہ سکھانے کا اہتمام کرے۔ نظارت اصلاح وارشاد نماز باترجمہ شائع کروا کے احباب جماعت کو مہیا کرے۔

8۔ بچوں کو نماز سکھانے کے لیے سی ڈی موجود ہے جس کو کمپیوٹر میں انسٹال کیا جاسکتا ہے۔

اسی طرح صدر انجمن کی ویب سائیٹ

www.saapk.org/urdu/namaz

(ڈبلیوڈبلیوڈبلیوڈاٹ ایس اے اے پی کے ڈاٹ اورگ سلَیش اردو سلَیش نماز) پر نماز کا لفظی اور بامحاورہ ترجمہ سیکھنے کا پروگرام موجود ہے اس سے بھی فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔

9۔ حضرت مصلح موعود (نوراللہ مرقدہ) کی کتاب ''.......نماز'' کو عام کیا جائے۔ اس میں حضور (نوراللہ مرقدہ) نے وضو سے لے کر سلام تک ساری نماز اور اس کا طریق بیان کیا ہے۔

10۔ بیوت الذکر کا ظاہری ماحول ہمیشہ آرام دِہ اور پُرسکون ہونا چاہیے۔ اس لیے حسب حالات بیوت میں انتظامات کیے جائیں۔

(۔)(اعراف:32) ترجمہ: ''اے ابنائے آدم! ہر (بیت الذکر۔ ناقل) میں اپنی زینت (یعنی لباسِ تقویٰ) ساتھ لے جایا کرو۔'' کے مطابق بیوت الذکر کی صفائی کا بھی اہتمام ہونا چاہیے اور لوگوں کو بھی تلقین کرنی چاہیے کہ بیوت الذکر میں پاکیزگی کے اصول اپناتے ہوئے آئیں۔ نوجوانوں کو نماز کی طرف راغب کرنے کے لیے اور جماعتی سینٹرز کے ساتھ وابستگی پید اکرنے کے لیے سینٹر کے ساتھ ایسے پروگرامز رکھے جائیں جو نوجوانوں کی دلچسپی کا موجب ہوں۔

حضور انور نے فرمایا:

(بیوت الذکر) میں اپنی مجالس کے علاوہ ایسے پروگرام ہوں جو نوجوانوں کی دلچسپی کا موجب ہوں۔ کوئی موضوع رکھ لیں جس پر اظہار خیال ہو۔ اِن ڈور کھیلوں وغیرہ کے پروگرام ہوں۔ فرمایا آپ نصیحت تو کر سکتے ہیں لیکن سختی نہیں کر سکتے۔ پس نصیحت کرتے چلے جائیں۔

نوجوانوں کی دلچسپی کے لیے بیوت الذکر میں کوئی موضوع رکھ لیں جس پر اظہارِ خیال ہو حسبِ حالات اِنڈور گیمز، کمپیوٹر ٹریننگ، لائبریری اور ڈیجیٹل لائبریری وغیرہ کا انتظام کیا جائے۔

11۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کا ارشاد جس کی توثیق حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے کی ہے اس کے مطابق ہر ماہ مجلس عاملہ کا ایک اجلاس قیام نماز کے بارہ میں ہو۔ جس میں صرف نماز کے حوالے سے بات چیت کی جائے۔

12۔ اصلاحی کمیٹی قیام نماز کا بطور خاص جائزہ لے۔ یہ کمیٹی حکمت اور محبت کے ساتھ نماز

میں سُست افراد کو چُست بنانے کے لیے مساعی کرے اور ان کو نماز کے پابند افراد کے سپرد کرے۔ ہر اجلاس میں سابقہ مساعی کا بھی جائزہ لیا جائے کہ کس حد تک کامیابی ہوئی ہے۔ پھر اس کی روشنی میں آئندہ کا لائحہ عمل بنایا جائے۔ نیشنل مجلس عاملہ ڈنمارک کے ساتھ میٹنگ میں ہدایات دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا:

(بیت الذکر) میں آنے والے تو وہی ہوتے ہیں جن کا پہلے ہی جماعت سے تعلق اور رابطہ ہوتا ہے۔ دیکھنا یہ ہے جو لوگ (بیت الذکر) نہیں آتے ان کو کس طرح لانا ہے۔ ان کے لیے پروگرام بنانے چاہئیں۔ حضور انور نے فرمایا ایسے لوگوں کو واپس لانے کے لیے عاملہ مل کر بیٹھے، سوچے اور پروگرام بنائے اور اس پر عملدرآمد کی رپورٹ آنی چاہیے..........ایسا پروگرام بنائیں کہ ان کے مزاج کے مطابق ان کو قریب لانے کی کوشش کی جائے ....نوجوان اپنے پروگرام بنائیں اور لجنہ اپنے پروگرام بنائے کہ ان کمزور فیملیز کو کس طرح ساتھ ملانا ہے۔

13۔ قیام نماز کے لیے بیوت الذکر کا قیام بہت ضروری ہے جہاں چند احمدی گھرانے ہوں وہاں نماز سینٹر قائم ہو اور بیت الذکر کے لیے کوشش شروع کر دی جائے۔ جہاں یہ انتظام نہ ہو وہاں گھروں پر نماز سینٹر بنائے جائیں۔

14۔ ایم ٹی اے پر حضور انور ایدہ اللہ کا خطبہ جمعہ سننے اور سنوانے کی طرف خصوصی توجہ دی جائے اور ہر احمدی کا تعلق حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ سے جوڑ دیا جائے۔

15۔ نماز کے بارے میں ایک کتاب شائع کی جائے جس میں نماز کے حوالے سے تمام باتیں درج کی جائیں۔ اس کی اہمیت، مسائل اور طریق کا بیان ہو۔ نیز مختصر فولڈر بھی شائع ہوں۔ نظارت اصلاح وارشاد اس کی اشاعت کا اہتمام کرے۔

16۔ مندرجہ ذیل دعائیں زبانی یاد کروائی جائیں جن میں قیام نماز اور نماز میں لذت کا ذکر ہے۔(۔)(ابراہیم: 41) ترجمہ: اے میرے ربّ! مجھے نماز قائم کرنے والا بنا اور میری نسلوں کو بھی۔ اے ہمارے ربّ! اور میری دعا قبول کر۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نماز میں سوز پیدا کرنے کے لیے ایک دعا سکھلائی ہے۔ اگر توجہ پیدا نہ ہو تو پنجوقتہ ہر ایک نماز میں خدا تعالیٰ کے حضور میں بعد ہر ایک رکعت کے کھڑے ہو کر یہ دعا کریں۔

''اے خدائے تعالیٰ قادر وذوالجلال میں گناہ گار ہوں اور اس قدر گناہ کی زہر نے میرے دل اور رگ وریشہ میں اثر کیا ہے کہ مجھے رقت اور حضور نماز حاصل نہیں ہو سکتا۔ تو اپنے فضل و کرم سے میرے گناہ بخش اور میری تقصیرات معاف کر اور میرے دل کو نرم کر دے اور میرے دل میں اپنی عظمت اور اپنا خوف اور اپنی محبت بٹھا دے تا کہ اس کے ذریعہ سے میری سخت دلی دور ہو کر حضور نماز میں میسر آوے۔''

بے ذوقی کی نماز میں ذوق پیدا کرنے کے لیے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ دعا سکھلائی کہ

''اے اللہ تو مجھے دیکھتا ہے کہ میں کیسا اندھا اور نابینا ہوں اور میں اِس وقت بالکل مردہ حالت میں ہوں میں جانتا ہوں کہ تھوڑی دیر کے بعد مجھے آواز آئے گی تو میں تیری طرف آجاؤں گا۔ اس وقت مجھے کوئی روک نہ سکے گا لیکن میرا دل اندھا اور ناشناسا ہے۔ تو ایسا شعلہ نور اس پر نازل کر کہ تیرا اُنس اور شوق اس میں پیدا ہو جائے۔ تو ایسا فضل کر کہ میں نابینا نہ اٹھوں اور اندھوں میں نہ جاملوں۔''

جب اس قسم کی دعا مانگے گا اور اس پر دوام اختیار کرے گا تو وہ دیکھے گا کہ ایک وقت اس پر ایسا آئے گا کہ اس بے ذوقی کی نماز میں ایک چیز آسمان سے اس پر گرے گی جو رقت پیدا کر دے گی۔

17۔ چند آیات لوگوں کو یاد کروائی جائیں جن میں نماز کی اہمیت بیان ہوئی ہے۔

(۔)(العنکبوت:46) ترجمہ: اور نماز کو قائم کر، یقیناً نماز بے حیائی اور ہر ناپسندیدہ بات سے روکتی ہے۔

(۔)(النساء:104) ترجمہ: یقیناً نماز مومنوں پر ایک وقتِ مقررّہ کی پابندی کے ساتھ فرض ہے۔

(۔)(طٰہٰ:15) ترجمہ: اور میرے ذکر کے لیے نماز کو قائم کر۔

(۔)(طٰہٰ:133) ترجمہ: اور اپنے گھر والوں کو

نماز کی تلقین کرتا رہ اور اس پر ہمیشہ قائم رہ۔

(۔) (المومنون:3) ترجمہ: وہ جو اپنی نماز میں عاجزی کرنے والے ہیں۔

(۔)(المومنون:10)ترجمہ: اور وہ لوگ جو اپنی نمازوں پر محافظ بنے رہتے ہیں۔

(۔)(البقرہ:239) ترجمہ: (اپنی) نمازوں کی حفاظت کرو بالخصوص مرکزی نماز کی۔

(۔)(المعارج:24)ترجمہ: وہ لوگ جو اپنی نماز پر دوام اختیار کرنے والے ہیں۔

حدیث:

قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلٰوةِ۔

(سنن نسائی کتاب عشرۃ النساء باب حب النساء)

میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔

18۔ بلا وجہ نمازیں جمع کرنے کے رجحان کو ختم کیا جائے۔ اس بارہ میں خطبات جمعہ، دروس و تقاریر اور مضامین میں وضاحت کی جائے کہ نماز جمع کرنے کی کب اجازت ہے۔ بلا جواز نماز جمع کرنا درست نہیں۔ تمام بیوت الذکر اور نماز سینٹرز پر اس کا خاص اہتمام کیا جائے۔

فیصلہ جات بابت روزہ، دعائیں، نوافل، صدقات

1۔ ہر فرد جماعت جو مریض نہ ہو وہ ہر جمعرات کو روزہ رکھے۔ کم از کم چالیس ہفتوں تک اس کا ضرور اہتمام کیا جائے۔ تنظیمیں بھی اس طرف خاص توجہ دیں۔ جو جمعرات کو روزہ نہ رکھ سکیں وہ سوموار کو رکھ لیں۔

2۔ ہر بدھ کو ایک مرتبہ یاددہانی کروا دی جائے۔ سحر و افطار کے اوقات بھی احباب کو مہیا کر دیئے جائیں۔ انفرادی طور پر مل کر اور Message وغیرہ کے ذریعہ یاددہانی کروائی جائے۔

3۔ جو بیمار ہیں یا کسی وجہ سے روزہ نہیں رکھ سکتے وہ بھی سحری پر اٹھیں اور اپنے گھر والوں کو روزہ کی تحریک کریں۔ نیز وہ دوسری نیکیوں، دعاؤں، نوافل، صدقات کی طرف زیادہ توجہ دیں۔

4۔ روزے کی تحریک اور یاددہانی کے لیے ایک انفرادی چارٹ بنا لیا جائے جس پر انفرادی طور پر ہر فرد اپنا جائزہ درج کرتا رہے۔ وہی چارٹ

رپورٹ کے طور پر جمع کروا دیا جائے جس سے معین رپورٹ آجائے گی کہ کتنے احباب نے پورے روزے رکھے۔ انہی چالیس روزوں کی تحریک کے دوران ہی رمضان المبارک بھی آرہا ہے اس طرف بھی توجہ کی جائے کہ ہر بالغ جس پر روزہ فرض ہے وہ رمضان کے تمام روزے رکھے۔ جو بیماری وغیرہ کی وجہ سے نہ رکھ سکیں وہ فدیہ ضرور دیں۔

5۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جن دعاؤں کی تحریک کی ہے ہر فرد جماعت ان کو یاد کرنے کی کوشش کرے۔ نیز ہر روز کم از کم ایک مرتبہ وہ دعائیں ضرور کی جائیں۔

6۔ نظارت کی طرف سے کیلنڈر کی شکل میں اور جیبی سائز میں یہ دعائیں احباب کو مہیا کی جائیں۔

7۔ جماعت کے لیے دعا کرنے کے لیے ہر فرد جماعت ہر روز دو نفل ادا کرے۔ یہ دو نفل خالصۃً جماعتی دعا کے لیے ہوں۔ نوافل کے لیے بہترین وقت تہجد کا ہے اس کا اہتمام کرنا چاہیے۔ تاہم کسی بھی وقت کم از کم دو نفل روزانہ موجودہ حالات کی بہتری کے لیے ضرور ادا کیے جائیں۔ اگر ہر جگہ نماز مغرب سے قبل دو نفلوں کا اہتمام کیا جائے تو ہر جگہ سے ایک ہی وقت میں ہماری اجتماعی فریاد پیش ہوگی اور خدا کی رحمت جذب کرنے کا باعث ہوگی۔

8۔ دعا کی اہمیت اور برکات کے بارہ میں اجلاسات میں روشنی ڈالی جائے۔ اس بارہ میں دروس اور خطبات دیئے جائیں۔ قبولیت دعا کے واقعات کو عام کیا جائے۔ قبولیت دعا کے طریق اور آداب کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کے ارشادات احباب جماعت تک پہنچائے جائیں۔

9۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

”تمام مذاہب کے درمیان یہ امر متفق ہے کہ صدقہ خیرات کے ساتھ بلاٹل جاتی ہے۔“

موجودہ حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے ان کی تبدیلی کے لیے صدقات انتہائی ضروری ہیں انفرادی اور اجتماعی طور پر اس کا اہتمام کیا جائے۔ ہر اہم کام خواہ جماعتی ہو یا ذاتی اس سے پہلے صدقہ دینا اپنی عادت بنالیں۔ اسی طرح رشتہ ناطہ اور شادی بیاہ

کے موقع پر بھی صدقہ دینا چاہیے۔ جب تنخواہ ملے یا کسی جگہ سے آمد ہو تب بھی صدقہ دینا عادت بنالی جائے۔

10۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو خط/مشورہ لینے کے لیے لکھیں تو پہلے صدقہ دیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم رسول سے (کوئی ذاتی) مشورہ کرنا چاہو تو اپنے مشورہ سے پہلے صدقہ دیا کرو وہ بات تمہارے لیے بہتر اور زیادہ پاکیزہ ہے پس اگر تم (اپنے پاس) کچھ نہ پاؤ تو یقیناً اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

(مجادلہ:13)

11۔ جماعتی طور پر امسال 27 مئی کا دن مقرر کر لیا جائے جس دن ہر جماعت حسبِ استطاعت ایک بکرا یا جو بھی میسر ہو صدقہ دے۔

12۔ حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

ہر دن جس میں سورج طلوع ہوتا ہے لوگوں کے ہر عضو پر صدقہ ہے اگر تو دو بندوں کے درمیان عدل کرتا ہے تو یہ صدقہ ہے۔ اگر کسی شخص کو اس کی سواری پر سوار کرنے میں مدد کرتا ہے یا اس کا سامان لادنے میں مدد کرتا ہے تو یہ بھی صدقہ ہے۔ اچھی بات بھی صدقہ ہے۔ اور ہر قدم تو جو نماز پڑھنے کے لیے اٹھاتا ہے صدقہ ہے اور اگر تو رستہ سے کوئی تکلیف دہ چیز ہٹا دیتا ہے تو یہ بھی صدقہ ہے۔

(بخاری)

مال کے علاوہ صدقہ کے وسیع معانی اور اس کی دیگر اقسام بھی مضامین اور تقاریر میں بیان کی جائیں۔

13۔ عہدیداران خود نمونہ بنیں اور خود کو پابند کریں کہ وہ ان امور کی پابندی کریں گے۔ حَاسِبُوا قَبْلَ أَنْ تُحَاسَبُوا کے تحت ہر شخص اپنا محاسبہ کرتا رہے کہ وہ ان باتوں میں کیسا ہے۔

14۔ صدر انجمن احمدیہ کی جو مدات صدقہ کی ہیں ان کو بھی عام کیا جائے اور احباب کو ان مدات میں بھی صدقات دینے کی تحریک کی جائے۔

فیصلہ حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

اللہ تعالیٰ عملدرآمد کی توفیق دے۔ آمین

دلچسپ تاریخی شہ پارے

حاضر جوابی کے چند دلچسپ واقعات

(مرسلہ: مکرم راشد احمد بلوچ صاحب۔ صادق پور سندھ)

غلامی سے تختِ دلّی تک

ایک سوداگر سلطان کے دربار میں سو غلام فروخت کے لیے لایا۔ سلطان نے سوائے ایک غلام کے سب خرید لیے۔ بچا ہوا غلام ایک چھوٹی عمر کا مسکین اور بدصورت لڑکا تھا۔

اس لڑکے نے بادشاہ سے کہا۔ آپ یہ غلام کس لیے خرید رہے ہیں؟

بادشاہ نے جواب دیا۔ اپنے لیے۔

لڑکے نے کہا۔ پھر اللہ کے نام پر مجھے بھی خرید لیجئے۔ اُس نے التجا کی۔ بادشاہ نے رحم کھا کر اُسے بھی خرید لیا اور اُسے ان لوگوں کے ساتھ لگا دیا جو محل میں پانی لاتے تھے۔

اُس لڑکے کا باپ کسی وقت ترکی فوج میں دس ہزار گھڑسواروں کا سردار تھا، مگر پھر بُرے دنوں کا شکار ہوگیا۔ التمش کے محل میں اُس لڑکے کا نام ''بلبن'' رکھ دیا گیا۔ وہ خوب صورت نہ سہی مگر بلا کا ہوشیار تھا۔ بڑھتے بڑھتے ''میر شکار'' کے عہدے پر پہنچ گیا اور ترقی کرتے کرتے یہی غلام لڑکا بلبن (غیاث الدین بلبن) دلّی کے تخت پر بیٹھا۔

بوڑھے کی حاضر جوابی

ایک دن نوشیرواں عادل شکار کو جا رہا تھا۔ راستے میں اُس نے ایک بوڑھے کو ایک پودا لگاتے ہوئے دیکھا۔ بادشاہ نے بوڑھے سے پوچھا۔

بابا! کیا تمہیں یقین ہے کہ تم اس پودے کا پھل کھا سکو گے؟

بوڑھے نے فوراً نہایت ادب سے جواب دیا:

عالم پناہ! ہم زندگی بھر دوسروں کے لگائے ہوئے درختوں کے پھل کھاتے ہیں۔ اب ہمارے لگائے ہوئے درختوں کے پھل دوسرے کھائیں گے۔

بوڑھے کی اس حاضر جوابی پر بادشاہ بے حد خوش ہوا اور اسے سو دینار انعام میں دیئے۔ بوڑھے نے جھک کر سلام کیا اور کہا:

دیکھا عالی جاہ! میرا لگایا ہوا پودا تو میری زندگی ہی میں پھل لے آیا۔

اس پر نوشیرواں اور بھی مسرور ہوا اور مزید سو دینار بوڑھے کو مرحمت کیے۔ دوسرا انعام لیتے ہوئے حاضر جواب بوڑھے نے کہا:

حضور! دوسروں کے لگائے ہوئے درخت تو ایک دن میں دو بار پھل نہیں لاتے مگر میرا درخت تو ایک دن میں دو بار پھل لے آیا۔"

بادشاہ کو بوڑھے کی یہ بات بھی پسند آئی۔ چنانچہ تیسری بار سو دینار دینے کا حکم فرمایا۔ اس طرح حاضر جواب بوڑھے نے فیاض بادشاہ سے تین انعامات حاصل کئے۔

راجا پورس اور سکندر اعظم

راجا پورس پر جب سکندر اعظم نے فتح پائی اور اسے قید کر کے جب سکندر اعظم کے سامنے پیش کیا گیا تو سکندر نے اس سے پوچھا۔ تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا جائے؟

راجا پورس نے کہا: جو ایک بادشاہ کو دوسرے بادشاہ سے کرنا چاہیے۔

سکندر اعظم اس کے اس جواب سے بہت متاثر ہوا اور اسے معاف کر دیا۔

ایک سلطان اور ایک دیہاتی

ایک مرتبہ سلطان (سلطنت سلجوق کا بادشاہ) شکار کھیلتے کھیلتے دور نکل گیا۔ ایک دیہاتی کی جھونپڑی میں جا کر پوچھا:

کچھ کھانے کو ہے؟

دیہاتی نے کہا: کہ ایک انڈا ہے۔

بادشاہ نے کہا: کہ بھون لاؤ۔

کھانے کے بعد سلطان نے انڈے کی قیمت پوچھی۔

اُس نے کہا: سو دینار۔

سلطان نے حیرت سے پوچھا: کیا اِس علاقے میں انڈے نایاب ہیں؟

دیہاتی نے کہا: انڈے تو بہت ہیں البتہ بادشاہ نایاب ہیں۔

سلطان اِس جواب سے پھڑک گیا اور اُسے ایک ہزار دینار انعام میں دے دیئے۔

ابن رشد

مؤرخین نے ابن رشد کے اخلاق وعادات کی بڑی تعریف کی ہے۔ انہیں مطالعہ اور کتب بینی کا اس قدر شوق تھا کہ سفر وحضر اور فارغ اوقات میں مطالعہ جاری رہتا تھا۔

ایک دفعہ کسی شخص نے ابن رشد کو مجمع عام میں گالیاں دیں۔ انہوں نے کوئی جواب نہ دیا۔ بلکہ دشنام طراز کو کچھ روپے نذر کئے اور کہا:

تم نے مجھے اپنا علم جانچنے کا موقع دیا لیکن کسی اور کے ساتھ ایسا سلوک نہ کرنا۔''

زاہد کی تلاش

ایک بادشاہ کو سخت مہم پیش آئی۔ اس نے مَنّت مانی کہ اگر اس میں کامیابی ہوگئی تو اس قدر روپیہ زاہدوں کی نظر کروں گا۔ جب اس کی مراد پوری ہوگئی تو اپنے عہد کے مطابق روپیوں کی تھیلی غلام کو دی کہ زاہدوں کو جا کر دے آئے۔ غلام بہت ہوشیار اور زیرک تھا، سارا دن اِدھر اُدھر پھرا اور شام کو تھیلی ہاتھ میں لئے ہوئے جیسا گیا تھا ویسا ہی چلا آیا اور عرض کیا۔

حضور! ہر چند ڈھونڈا مگر کوئی زاہد نہیں ملا۔

بادشاہ نے کہا۔ تو کیا کہتا ہے؟ میرے نزدیک اس شہر میں چار سو زاہد سے کم نہ ہوں گے۔

غلام نے کہا۔ حضور! جو زاہد ہیں وہ تو لیتے نہیں اور جو لیتے ہیں وہ زاہد نہیں۔

اندھی دولت

امیر تیمور لنگ نے جب سمر قند فتح کیا تو قیدیوں میں ایک عورت بھی گرفتار ہو کر آئی۔ بادشاہ نے پوچھا:

تیرا نام کیا ہے؟

عورت بولی: میرا نام دولت ہے۔

امیر تیمور نے ہنس کر کہا:

کیا دولت اندھی ہوتی ہے؟

عورت بولی: اگر اندھی نہ ہوتی تو تم لنگڑے کے گھر کیوں آتی۔

(ماخوذ: کتاب ''دلچسپ'' از شمس الحق)

امام سے سچی محبت اور اس کی اطاعت

(ابوعثمان)

دنیا میں کسی بھی قوم کی فلاح اور کامیابی وحدت کے تصور کے بغیر ناممکن ہے اور وحدت کے قیام کے لیے ایک واجب الاطاعت امام کا ہونا لازمی امر ہے جس کے ساتھ وابستہ ہو کر، اس کے حکموں پر عمل کر کے مقتدی ان برکات سے حصہ پاتا ہے جن کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے۔

اطاعت کی ایک عمدہ مثال

اطاعت کی ایک نہایت عمدہ مثال قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی دی ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں آتا ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے آپؑ سے کہا کہ

''اے میرے پیارے بیٹے! یقیناً میں سوتے میں دیکھتا ہوں کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں، پس غور کر تیری کیا رائے ہے؟ اس نے کہا اے میرے باپ! وہی کر جو تجھے حکم دیا جاتا ہے۔ یقیناً اگر اللہ چاہے گا تو تُو مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائے گا۔'' (سورۃ الصافات آیت: 103)

چنانچہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی دلی خوشی اور بشاشت قلب کے ساتھ اطاعت کے اس جذبے کو اللہ تعالیٰ نے آنے والوں کے لیے بطور نمونہ ہمیشہ کے لیے محفوظ کر دیا۔

اتباعِ امام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اِتباعِ امام کی پُر معارف تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''اونٹوں میں ایک دوسرے کی پیروی اور اطاعت کی قوت رکھی ہے۔ دیکھو اونٹوں کی ایک لمبی قطار ہوتی ہے اور وہ کس طرح پر اس اونٹ کے پیچھے ایک خاص انداز اور رفتار سے چلتے ہیں اور وہ اونٹ جو سب سے پہلے بطور امام اور پیشرو کے ہوتا ہے وہ ہوتا ہے جو بڑا تجربہ کار اور راستہ سے واقف ہو۔ پھر سب اونٹ ایک دوسرے کے پیچھے برابر رفتار سے چلتے ہیں اور ان میں سے کسی کے دل میں بھی برابر

چلنے کی ہوس پیدا نہیں ہوتی جو دوسرے جانوروں میں ہے۔ جیسے گھوڑے وغیرہ میں۔ گویا اونٹ کی سرشت میں اتباع امام کا مسئلہ مانا ہوا مسئلہ ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے اَفَلَا یَنظُرُوْنَ اِلَی الْاِبِلِ کہہ کر اس مجموعی حالت کی طرف اشارہ کیا ہے جبکہ اونٹ ایک قطار میں جارہے ہوں۔ اسی طرح پر ضروری ہے کہ تمدنی اور اتحادی حالت کو قائم رکھنے کے واسطے ایک امام ہو۔

پھر یہ بھی یاد رہے کہ یہ قطار سفر کے وقت ہوتی ہے۔ پس دنیا کے سفر کو قطع کرنے کے واسطے جب تک ایک امام نہ ہو انسان بھٹک بھٹک کر ہلاک ہو جاوے۔''

اطاعت امام کا عمدہ نمونہ

انبیاءؑ کے بعد اطاعت و فرمانبرداری کا بہترین نمونہ خلفاء کی پاکیزہ زندگیاں ہیں۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول (نوّر اللہ مرقدہ) کے متعلق آتا ہے کہ

''ایک مرتبہ ایک ہندو بٹالہ سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میری اہلیہ سخت بیمار ہے از راہ نوازش بٹالہ چل کر اسے دیکھ لیں۔ آپ نے فرمایا حضرت مرزا صاحب (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) سے اجازت حاصل کرو۔ اس نے حضرت (صاحب) کی خدمت میں درخواست کی۔ حضور علیہ السلام نے اجازت دی۔ بعد نماز عصر جب حضرت مولوی صاحب حضرت اقدس علیہ السلام کی خدمت میں ملاقات کے لیے حاضر ہوئے تو حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ ''امید ہے آپ آج ہی واپس آجائیں گے۔'' عرض کی ''بہت اچھا۔'' بٹالہ پہنچے، مریضہ کو دیکھا، واپسی کا ارادہ کیا مگر بارش اس قدر ہوئی کہ جل تھل ایک ہو گئے۔ ان لوگوں نے عرض کی کہ حضرت! راستے میں چوروں اور ڈاکوؤں کا بھی خطرہ ہے پھر بارش اس قدر زور سے ہوئی ہے کہ واپس پہنچنا مشکل ہے۔ کئی مقامات پر پیدل پانی میں سے گزرنا پڑے گا۔ مگر آپ نے فرمایا۔ خواہ کچھ ہو، سواری کا انتظام بھی ہو یا نہ ہو، میں پیدل چل کر بھی قادیان ضرور پہنچوں گا کیونکہ میرے آقا کا ارشاد یہی ہے کہ آج ہی مجھے واپس قادیان پہنچنا ہے۔ خیر یکّہ کا انتظام ہو گیا اور آپ چل پڑے مگر بارش کی وجہ سے راستہ میں کئی

مقامات پر اس قدر پانی جمع ہو چکا تھا کہ آپ کو پیدل وہ پانی عبور کرنا پڑا۔ کانٹوں سے آپ کے پاؤں زخمی ہو گئے مگر قادیان پہنچ گئے اور فجر کی نماز کے وقت (بیت) مبارک میں حاضر ہو گئے۔

حضرت اقدس علیہ السلام نے لوگوں سے دریافت فرمایا کہ ''کیا مولوی صاحب رات بٹالہ سے واپس تشریف لے آئے تھے؟'' قبل اس کے کہ کوئی اور جواب دیتا آپ فوراً آگے بڑھے اور عرض کی: ''حضور میں واپس آ گیا تھا۔'' یہ بالکل نہیں کہا کہ حضور! رات شدت کی بارش تھی، اکثر جگہ پیدل چلنے کی وجہ سے میرے پاؤں زخمی ہو چکے ہیں اور میں سخت تکلیف اٹھا کر واپس پہنچا ہوں وغیرہ وغیرہ، بلکہ اپنی تکالیف کا ذکر تک نہیں کیا۔''

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے آپ کے متعلق بیان کرتے تھے کہ

مولوی صاحب میں اطاعت اور ادب کا مادہ کمال درجہ پر تھا۔

سچی فرمانبرداری

پھر حضرت خلیفۃ المسیح الاول (نوّر اللہ مرقدہ) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی (نوّر اللہ مرقدہ) کے جذبۂ اطاعت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

''میں خوب جانتا ہوں کہ وہ میرا سچا فرمانبردار ہے اور ایسا فرمانبردار کہ تم (میں سے) ایک بھی نہیں۔''

غرض اللہ تعالیٰ سچے اور کامل مطیع کو ہی اعلیٰ مقام سے نوازتا ہے اور امام کی اطاعت کے بغیر کوئی شخص کسی قسم کی فضیلت اور بڑائی کا حقدار نہیں ہو سکتا۔

ترقیات خلافت سے وابستہ ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی (نوّر اللہ مرقدہ) فرماتے ہیں:

''پس تم خوب یاد رکھو کہ تمہاری ترقیات خلافت سے وابستہ ہیں اور جس دن تم نے اس کو نہ سمجھا اور اسے قائم نہ رکھا وہی دن تمہاری ہلاکت اور تباہی کا دن ہو گا۔ لیکن اگر تم اس کی حقیقت کو سمجھے رہو گے اور اسے قائم رکھو گے تو اگر ساری دنیا مل کر بھی تمہیں ہلاک کرنا چاہے گی تو نہیں کر سکے گی اور تمہارے مقابلہ میں بالکل ناکام و نامراد رہے گی۔ جیسا کہ مشہور ہے اسفندیار ایسا تھا کہ اس پر تیر اثر نہ کرتا تھا۔ تمہارے لیے ایسی حالت خلافت سے

پیدا ہو سکتی ہے۔ جب تک تم اس کو پکڑے رکھو گے تو کبھی دنیا کی مخالفت تم پر اثر نہ کر سکے گی۔ بے شک افراد مریں گے، مشکلات آئیں گی، تکالیف پہنچیں گی مگر جماعت کبھی تباہ نہ ہو گی بلکہ دن بدن بڑھے گی اور اس وقت تم میں سے کسی کا دشمنوں کے ہاتھوں سے مرنا ایسا ہو گا جیسا کہ مشہور ہے کہ اگر ایک دیو کٹتا ہے تو ہزاروں پیدا ہو جاتے ہیں۔ تم میں سے اگر ایک مارا جائے گا تو اس کی بجائے ہزاروں اس کے خون کے قطروں سے پیدا ہو جائیں گے۔

میں نے اس امر کے متعلق خدا تعالیٰ کی طرف سے بڑی بڑی عجیب باتیں مشاہدہ کی ہیں اور ایسے ایسے امور مشاہدہ کئے ہیں کہ جن کو خاص آنکھیں ہی دیکھ سکتی ہیں مگر یہ میری کسی فضیلت کی وجہ سے نہیں بلکہ اس مقام کی عزت کی وجہ سے میرے مشاہدہ میں آئے ہیں جس پر خدا نے مجھے کھڑا کیا ہے۔''

خلافت سے وفا اور محبت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ

''یوگنڈا میں ہی جب ہم اترے ہیں اور گاڑی باہر نکلی تو ایک عورت اپنے بچے کو اٹھائے ہوئے، دو، اڑھائی سال کا بچہ تھا، ساتھ ساتھ دوڑتی چلی جا رہی تھی۔ اس کی اپنی نظر میں بھی پہچان تھی، خلافت اور جماعت سے ایک تعلق نظر آ رہا تھا، وفا کا تعلق ظاہر ہو رہا تھا اور بچے کی میری طرف توجہ نہیں تھی تھوڑی تھوڑی دیر بعد اس کا منہ اس طرف پھیرتی تھی کہ دیکھو اور کافی دور تک دوڑتی گئی۔ اتنا رش تھا کہ اس کو دھکے بھی لگتے رہے لیکن اس نے پرواہ نہیں کی۔ آخر جب بچے کی نظر پڑ گئی تو بچہ دیکھ کے مسکرایا اور ہاتھ ہلایا۔ تب ماں کو چین آیا۔ تو بچے کے چہرے کی جو رونق اور مسکراہٹ تھی وہ بھی اس طرح تھی جیسے برسوں سے پہچانتا ہو۔ تو جب تک ایسی مائیں پیدا ہوتی رہیں گی جن کی گود میں خلافت سے محبت کرنے والے بچے پروان چڑھیں گے اس وقت تک خلافت احمدیہ کو کوئی خطرہ نہیں۔''

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں محض اپنے فضل سے اطاعت امام کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

بیس بال (Baseball)

(مکرم حافظ طاہر اسلام صاحب۔ ربوہ)

بیس بال دو ٹیموں کے درمیان ایک گیند اور بلے کے ساتھ کھیلی جانے والی قدیم اور مقبول ترین کھیل ہے۔ بیس بال 1800ء کے اوائل میں شروع ہوئی۔ بیس بال امریکہ کا قومی کھیل بھی ہے۔

بیس بال کا میچ نو اننگز پر مشتمل ہوتا ہے جس میں ہر ٹیم کے نو نو کھلاڑی حصہ لیتے ہیں۔ نویں اننگ کے آخر پر سب سے زیادہ سکور کرنے والی ٹیم جیت جاتی ہے۔ کھیل کے آغاز میں ایک کھلاڑی جو ''پچر'' یعنی بلے باز کہلاتا ہے کی طرف مخالف کھلاڑی گیند پھینکتا ہے۔ بلے باز گیند کو ہِٹ کر کے فیلڈ میں بھیجنے کی کوشش کرتا ہے اور کھلاڑی بھاگ کر سکور بناتے ہیں۔ بلے بازی کرنے والی ٹیم کے تین کھلاڑی آؤٹ ہونے پر اننگ ختم ہو جاتی ہے۔ بیس بال کرکٹ سے ملتا جلتا کھیل ہے۔

دنیا میں بیس بال کے کئی عالمی ٹورنامنٹ کھیلے جاتے ہیں جن میں سب سے بڑے بیس بال ورلڈ کپ اور ورلڈ بیس بال کلاسک ٹورنامنٹ ہیں۔

ورلڈ بیس بال کلاسک کے وسیع پیمانے پر انعقاد کی وجہ سے بیس بال ورلڈ کپ بند کر دیا گیا۔

بیس بال سمر اولمپک گیمز میں بھی شامل ہے جسے چیمپئن شپ کا درجہ حاصل ہے۔ ان عالمی مقابلوں کو بیس بال کی عالمی فیڈریشن IBAF انٹرنیشنل بیس بال فیڈریشن منعقد کرواتی ہے۔

بیس بال ورلڈ کپ کا آغاز 1938ء میں ہوا اور اب تک 38 ورلڈ کپ کھیلے جا چکے ہیں۔ سب سے زیادہ ٹائٹلز کیوبا (Cuba) نے اپنے نام کئے جن کی تعداد 25 ہے۔ اب تک ہونے والے بیس بال ورلڈ کپ کا کچھ احوال پیش ہے۔

سال	مقام	فاتح
1938ء	برطانیہ	برطانیہ
1939ء	ہوانا	کیوبا
1940ء	ہوانا	کیوبا
1941ء	ہوانا	کیوبا

1942ء	ہوانا	کیوبا
1943ء	ہوانا	کیوبا
1944ء	کاراکاس	وینیز ویلا
1945ء	کاراکاس	وینیز ویلا
1947ء	کولمبیا	کولمبیا
1948ء	ماناگوا	جمہوریہ ڈومینیکن
1950ء	ماناگوا	کیوبا
1951ء	میکسیکو	پورٹوریکو
1952ء	ہوانا	کیوبا
1953ء	کاراکاس	کیوبا
1961ء	سان ہوزے	کیوبا
1965ء	کولمبیا	کولمبیا
1969ء	سانتودومنگو	کیوبا
1970ء	بوگوٹا	کیوبا
1971ء	ہوانا	کیوبا
1972ء	ماناگوا	کیوبا
1973ء	ہوانا	کیوبا
1973ء	ماناگوا	امریکہ
1974ء	سینٹ پیٹرزبرگ	امریکہ
1976ء	بوگوتا	کیوبا
1978ء	روم	کیوبا
1980ء	ٹوکیو	کیوبا
1984ء	ہوانا	کیوبا
1986ء	ایمسٹرڈیم	کیوبا
1988ء	روم	کیوبا
1990ء	ایڈمنٹن	کیوبا
1994ء	ماناگوا	کیوبا
1998ء	روم	کیوبا
2001ء	تائپے	کیوبا
2003ء	ہوانا	کیوبا
2005ء	راٹرڈیم	کیوبا
2007ء	تائپے	امریکہ
2009ء	نیتونا	امریکہ
2011ء	پانامہ شہر	نیدرلینڈ

ورلڈ بیس بال کلاسک کا آغاز 2006ء میں ہوا جس کے تین سال بعد اس ٹورنامنٹ کو ہر چار سال بعد منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ 2006ء میں جاپان فاتح رہا۔ 2009ء میں بھی جاپان نے ہی ٹائٹل اپنے نام کیا جبکہ 2013ء میں ڈومینیک ریپبلک نے فتح حاصل کی۔ آئندہ یہ ٹورنامنٹ 2017ء میں سان فرانسسکو میں منعقد کیا جائے گا۔

براہ کرم اپنے رسالہ ماہنامہ ''خالد'' کے چندہ کی ادائیگی کر کے ممنون فرمائیں۔

جمہوریہ البانیہ (Republic of Albania)

(مکرم عمر اعجاز صاحب۔ سیالکوٹ)

جغرافیہ

البانیہ جنوب مشرقی یورپ میں بلقان جزیرہ نما کے شمال مغربی کنارے پر ایک جمہوری ملک ہے۔ ایڈریاٹک سمندر کا 76 کلومیٹر چوڑا ٹکڑا اسے اٹلی سے جدا کرتا ہے۔ البانیہ کے مغرب میں ایڈریاٹک سمندر، جنوب میں یونان، مشرق میں سابقہ یوگوسلاویہ جمہوریہ مقدونیہ اور شمال و شمال مشرق میں سربیا اور مونٹی نیگرو واقع ہیں۔ کل رقبہ 28,748 مربع کلومیٹر ہے۔

البانیہ کا دارالحکومت اور سب سے بڑا شہر ترانا (Tirana) ہے۔

تاریخ

البانیہ اپنی ساری تاریخ کے دوران اطالوی قوتوں کے ماتحت رہا۔ 1500ء میں اس پر سلطنت عثمانیہ کا قبضہ ہوا اور 1912ء تک آزاد نہ ہو سکا۔

1944ء سے 1990ء تک البانیہ ایک کٹر کمیونسٹ ریاست تھی اور 1991ء میں ایک جمہوری ریاست اور منڈی معیشت کی جانب آیا۔

آبادی

دوسری عالمی جنگ کے بعد البانیہ کی شرح پیدائش یورپ بھر میں سب سے زیادہ اور شرح اموات سب سے کم ہے۔ کمیونسٹ حکومت زیادہ آبادی کو البانیہ کے استحکام اور خوشحالی کے لیے ضروری خیال کرتی تھی۔

ایک اندازے کے مطابق البانیہ کی اس وقت کل آبادی 28 لاکھ 86 ہزار 26 افراد پر مشتمل ہے۔

البانوی لوگ جنوب مشرقی یورپ کے قدیم ترین نسلی گروہوں میں شامل ہیں۔ ان کے اجداد، الائری ہند یورپی لوگ تھے جو یونانیوں سے طویل عرصہ قبل بلقان میں آباد ہوئے۔ جدید دور کا البانیہ تقریباً بالتخصیص نسل پرست البانویوں پر مشتمل ہے جو خود کو Shqipetars یعنی شاہین کے بیٹے کہتے ہیں۔

مذہب

البانیہ کے صرف 5 فیصد رہائشی غیر البانوی میراث رکھتے ہیں۔ یہاں کی سرکاری زبان البانوی ہے۔ 70 فیصد آبادی کے ساتھ البانیہ یورپ کی واحد غالب اسلامی ریاست ہے۔ جنوبی البانیہ میں آباد آرتھوڈوکس عیسائی کل آبادی کا 20 فیصد ہیں جبکہ 10 فیصد رومن کیتھولک ہیں۔

کمیونسٹ حکومت نے 1967ء میں تمام مذاہب کو غیر قانونی قرار دے کر البانیہ کو دنیا کا پہلا سرکاری طور پر ملحد ملک بنا دیا تھا۔ عبادت گاہیں بند کر دی گئیں، چرچ کی جائیداد ضبط کر لی گئی اور عملی مذہبی افراد پر مقدمے چلائے گئے۔

1990ء میں مذہب پر پابندی ختم ہونے کے بعد بہت سے گرجا گھر اور مساجد دوبارہ تعمیر کی گئیں اور کھول دی گئیں۔

معیشت

جب کمیونسٹ دور حکومت ختم ہوا تو البانیہ یورپ کا غریب ترین ملک تھا۔ قبل ازیں ریاست ساری معاشی سرگرمیوں کو کنٹرول کرتی تھی۔ نجی کاروبار کرنا اور نجی ملکیت رکھنا غیر قانونی تھا۔ بیرونی ممالک بھی البانیہ میں سرمایہ کاری نہیں کر سکتے تھے۔ دوسری طرف بے روزگاری نہ ہونے کے برابر تھی کیونکہ ریاست ہر فرد کو ملازمت کی ضمانت دیتی تھی۔ نومبر 1998ء میں ووٹروں نے البانیہ کا پہلا بعد از کمیونسٹ آئین منظور کیا جس میں ملک کو ایک پارلیمانی جمہوریہ بنانے کا اعلان کیا گیا۔ اس نئے آئین میں کثیر الجماعتی انتخابات، تحریر و تقریر، مذہب، اجتماع اور تنظیم سازی کی اجازت دی گئی ہے۔

Tirana جو ملک کا دارالحکومت ہے بہت بڑا انڈسٹریل شہر بھی ہے۔

شکرہ (falcon)

ایک چھوٹا سا شکاری پرندہ ہے جو قد میں تقریباً کوے کے برابر، رنگ روپ اور وضع قطع میں باز سے مشابہ ہے۔ بڑا پھرتیلا اور چالاک پرندہ ہے۔ چڑیا، بٹیر اور اس قسم کے دیگر چھوٹے پرندے اس کی دل پسند غذا ہیں۔ سخت بھوک میں کبوتر اور فاختہ کا شکار بھی کر لیتا ہے۔

بخار (Fever)

(مکرم عامر شہزاد صاحب۔ ربوہ)

کسی بیماری یا چوٹ کی وجہ سے جسمانی درجہ حرارت کا معمول سے بڑھ جانا بخار کہلاتا ہے۔

ایک جدید تحقیق سے ثابت ہوا ہے کہ انسانی جسم کا معمولاً درجہ حرارت 37 ڈگری ہوتا ہے۔ جب درجہ حرارت اس سے بڑھ جاتا ہے تو اسے بخار یا تپ کہتے ہیں۔ بعض اوقات یہ انتہا کو چھو لیتا ہے۔ وہ انتہائی کیفیت ہوتی ہے۔

40.5 ڈگری سینٹی گریڈ تک کا بخار طب کی زبان میں پائیریکسیا (Pyrexia) کہلاتا ہے۔ اس سے زیادہ درجہ حرارت ہائپر پائیریکسیا کہلاتا ہے۔ اگر جسمانی درجہ حرارت 41.5 ڈگری سینٹی گریڈ ہو جائے تو انسان بیہوش ہو جاتا ہے۔

بخار کی عام ترین وجوہ میں وائرس، بیکٹیریا اور طفیلیوں کے پیدا کردہ انفیکشن زیادہ اہم ہیں۔ یہ جانداروں میں اپنی افزائش کے دوران درجہ حرارت بڑھانے کے ذمہ دار مادے خارج کرتے ہیں جنہیں پائیروجن کہا جاتا ہے۔

جسم میں حرارت کی پیدائش اور اخراج کے ذریعے درجہ حرارت کو متوازن رکھنے کا ایک پیچیدہ نظام موجود ہے۔ حرارت کی پیدائش کا تعلق خلیے کے میٹابولزم سے ہے۔ جسمانی حرارت جسم کے مختلف حصوں سے شعاع کاری اور ترسیل کے علاوہ پسینے کی تبخیر کی مدد سے خارج کی جاتی ہے۔ دماغ کا ایک حصہ ہائپو تھیلمس (Hypothalamus) جسم کے تھرموسٹیٹ کا کام کرتا ہے۔

حرارت کی پیدائش اور اس کے اخراج کے ذریعے حرارتی توازن اس حصے کی ذمہ داری ہے۔ حرارت اور ٹھنڈک کے لیے وصولندے (Receiver) جلد میں موجود ہوتے ہیں جو اپنے سگنل ہائپو تھیلمس کو بھیجتے ہیں۔ یہ اتنے حساس ہیں کہ ایک ڈگری سینٹی گریڈ کے ہزارویں حصے کی تبدیلی بھی محسوس کر لیتے ہیں۔ درجہ حرارت بڑھنے پر ہائپو تھیلمس پسینہ لاتا ہے اور تبخیر کے ذریعے درجہ حرارت کم کرتا ہے۔ (اردو سائنس انسائیکلوپیڈیا صفحہ 36)

چاروں طرف ہیں نور کے پردے تنے ہوئے

چاروں طرف ہیں نور کے پردے تنے ہوئے
دیکھو! ذرا وہ سامنے آکر کھڑے ہوئے

قدموں میں ان کے بیٹھ کر جینے کی آرزو
کتنے ہی لوگ اٹھ گئے، دل میں لیے ہوئے

اے ناخدا! ہے کب تلک منجدھار کا یہ دور؟
کتنی ہی دیر ہو گئی ہم کو گھرے ہوئے

ہر روز عکس دیکھ کر تڑپیں گے کب تلک؟
اشک رواں ہیں راہ کے تارے بنے ہوئے

ہم جی رہے ہیں دامنِ امید تھام کر!
آئیں گے ایک دن تو وہ ''سورج'' چڑھے ہوئے

عزم و عمل کے زور سے بڑھتے رہو مدام
رکتے نہیں ہیں یہ قدم آگے بڑھے ہوئے

چاروں طرف سے آئے گی آواز ایک دن
''امجد وہ دیکھو! سامنے آ کر کھڑے ہوئے''

(مکرم محمد یعقوب امجد صاحب)

عطیہ خون، خدمت بھی، عبادت بھی، ضرورت بھی

خون زندگی کے لیے انتہائی اہم ہے۔ رگوں میں خون کی روانی زندگی کی علامت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خون میں ایسی خصوصیت رکھی ہے کہ آپ بار بار خون کا عطیہ دے سکتے ہیں۔ جسم میں خون کے علاوہ کوئی ایسا عضو نہیں جو آپ ایک سے زائد مرتبہ کسی کو عطیہ کر سکیں۔

خون کی حقیقت

خون سرخ رنگ کا ایک سیال مادہ ہے۔ ایک صحت مند مرد کے جسم میں چھ لیٹر خون ہوتا ہے اور ایک صحت مند عورت کے جسم میں ساڑھے چار لیٹر خون ہوتا ہے۔ خون کو ہم مندرجہ ذیل حصوں میں تقسیم کرتے ہیں۔

1۔ خون کے سرخ ذرات (Red blood cells) یہ ہمارے جسم کو آکسیجن مہیا کرتے ہیں اور کاربن ڈائی آکسائیڈ کو باہر نکالتے ہیں۔

2۔ خون کے سفید ذرات (White blood cells) ہمارے جسم میں قوت مدافعت کے ذمہ دار ہوتے ہیں تا کہ ہم مختلف قسم کی بیماریوں سے بچ سکیں۔

3۔ خون کے پیلے ذرات (Platelets) سے ہمارے جسم میں خون جمنے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔ جس سے بہتا ہوا خون رکنے میں مدد ملتی ہے۔

4۔ خون کا پانی والا حصہ پلازمہ (Plasma) خون کو مایا حالت میں رکھتا ہے۔ اس میں خون جمانے والے اور بھی مختلف عناصر ہوتے ہیں، جن کی کمی سے ہیموفیلیا اور دوسری خون بہنے والی بیماریاں لاحق ہو جاتی ہیں۔ علاوہ ازیں پلازمہ میں پروٹین اور دیگر عناصر ہوتے ہیں، جن کے اپنے اپنے کام ہوتے ہیں۔

اچھے اور صحت مند خون سے کیا مراد ہے؟

اس سے مراد ایسا خون ہے جو ہر قسم کے وائرس، جراثیم، ادویات، الکحل اور دیگر موروثی بیماریوں سے پاک ہو۔ اس لیے خون دینے والے کو چاہیے کہ اگر اسے کوئی ایسی بیماری ہے جس سے خون لینے والے

کونقصان پہنچنے کا اندیشہ ہوتو اس سے ڈاکٹر کو مطلع کر دینا چاہیے۔ خون کو دوسری خطرناک بیماریوں مثلاً ہیپا ٹائٹس بی، سی اور HIV کے لیے چیک کیا جانا صحت مند خون کی جانب دوسرا قدم ہے۔

خون کا عطیہ کون لوگ دے سکتے ہیں؟

18 سے 60 سال کی عمر تک کے افراد۔

(اگر 70 سال کی عمر ہے اور اس سے قبل بھی خون با قاعدہ عطیہ کرنے کے عادی ہیں تو بھی عطیہ دے سکتے ہیں۔) خون کا عطیہ دینے کے لیے رنگ نسل یا ذات پات کی کوئی قید نہیں۔

اگر آپ کے دل کی رفتار 100 اور 60 کے درمیان ہے۔ بلڈ پریشر 180 اور 100 کے درمیان ہے اور آپ کے جسم کا درجہ حرارت 99.6 فارن سے زیادہ نہیں تو آپ خون کا عطیہ دینے کے لیے موزوں ترین ہیں۔

کن لوگوں کا عطیہ خون نہیں لیا جاسکتا؟

مہلک بیماریوں مثلاً ہیپا ٹائٹس بی، سی، ٹی بی، اور ایڈز میں مبتلا افراد سے خون نہیں لیا جاسکتا۔

جن لوگوں کو کینسر، پھیپھڑوں یا گردوں کی شدید بیماری ہو ان سے بھی خون لینے سے اجتناب کیا جاتا ہے۔ اگر فی الوقت کوئی عارضہ مثلاً نزلہ زکام یا انفیکشن لاحق ہو تو خون دینے سے اس وقت تک پرہیز کریں جب تک مکمل صحت یاب نہ ہو جائیں۔

خون بیچنے والے افراد، منشیات استعمال کرنے والے افراد یا ایسے افراد جو جیل میں قید ہوں ان کا خون غیر محفوظ تصور کیا جاتا ہے۔

بہت سے دیگر امراض میں خون لینے یا نہ لینے کا دارومدار ڈیوٹی پر موجود ڈاکٹر پر منحصر ہے۔

عطیہ خون کیوں دیا جائے؟

ہمارے ملک میں تقریباً 35 سے 40 لاکھ بوتلوں کی سالانہ ضرورت ہے جبکہ ایک اندازہ کے مطابق صرف 14 سے 16 لاکھ سالانہ خون دریافت ہو پاتا ہے۔ قابلِ توجہ حقیقت یہ ہے کہ خون نہ تو کسی فیکٹری میں تیار ہو سکتا ہے، نہ اسے کاشت کیا جاسکتا ہے اور نہ ہی یہ سمگلنگ میں آتا ہے۔ اس لیے ہماری یہ قومی اور انسانی ذمہ داری ہے کہ تین سے چار ماہ کے اندر خون کا عطیہ ضرور دیں۔

دنیا کے تمام مذاہب انسان کو انسان کی بھلائی کی طرف کسی نہ کسی رنگ میں توجہ ضرور دلاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے ''جس نے ایک انسان کی

جان بچائی اس نے پوری انسانیت کو بچایا۔'' خون زندگی کو بچانے میں سرفہرست ہے۔

عطیہ خون کے فوائد

تین مہینے کے بعد خون کے خلیات مردہ ہوجاتے ہیں۔جن کو نکالنے کے لیے جسم کو تگ ودو کرنا پڑتی ہے۔جبکہ خون دینے کے کچھ ہی دنوں میں جسم میں تازہ خون بن جاتا ہے جو بہر حال ہر لحاظ سے بہتر ہے۔

ایک اور فائدہ یہ ہے کہ خون لینے سے قبل جو چیک اپ اور ٹیسٹ وغیرہ کیے جاتے ہیں، وہ مفت ہونے کے ساتھ ساتھ ذاتی جسمانی صحت کی آگاہی کا سب سے مؤثر ذریعہ ہیں۔

جو لوگ باقاعدہ خون کا عطیہ دیتے ہیں ان کے جسم میں iron کی مقدار ایک مناسب شرح سے تجاوز نہیں کرتی جس کی وجہ سے ایسے لوگ دل کی بیماریوں خصوصاً دل کے دورہ سے محفوظ رہتے ہیں۔

باقاعدہ خون دینے والے افراد کینسر کے خطرہ سے بھی محفوظ رہتے ہیں۔

عطیہ خون کے متعلق چند سوالات

نیک نیت ارادہ اور دعا کے ساتھ خدا تعالیٰ کی رضا کے لیے عطیہ خون دینا چاہیے۔خون دینے سے قبل اور بعد میں کھانا ضرور کھالینا چاہیے۔

☆ شوگر کا مریض عطیہ خون دے سکتا ہے۔

اگر وہ ادویات اور ورزش کے ذریعے اپنی شوگر کنٹرول میں رکھتا ہے تو وہ بغیر کسی پریشانی کے عطیہ خون دے سکتا ہے۔

☆ اگر اس کا بلڈ پریشر کنٹرول میں ہو یعنی اگر وہ ادویات اور ورزش کے ذریعے بلڈ پریشر کو اعتدال پر رکھا جائے۔

☆ خواتین چار ماہ بعد خون دے سکتی ہیں۔

کیونکہ عورتوں میں آئرن کی مقدار مردوں کی نسبت کم ہوتی ہے اور اس کو دوبارہ سے مکمل ہونے میں چار ماہ کا عرصہ درکار ہوتا ہے۔اس لیے محفوظ طریق یہی ہے کہ چار ماہ بعد عطیہ دیا جائے۔

☆ اکثر لوگ خون دینے کے بعد نارمل محسوس کرتے ہیں اور اپنے کام اچھے طریق سے سرانجام دے سکتے ہیں لیکن عمومی ہدایت یہی ہے کہ چار گھنٹے بعد تک مشقت طلب کام جیسا کہ بھاری کام کرنا یا وزن اٹھانا نہیں چاہیے۔

❀❀❀

’’یہ تو ایسا عظیم نبیؐ ہے جس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے بھی درود بھیجتے ہیں۔

مومنوں کا کام ہے کہ اپنی زبانوں کو اس نبیؐ پر درود سے تر رکھیں۔‘‘

(حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

’’درود شریف سے اپنے ملکوں، اپنے علاقوں، اپنے ماحول کی

فضاؤں کو بھر دیں۔‘‘

(حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

منجانب

قائد و اراکین عاملہ

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع اسلام آباد

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے میرے فلسفیو! زور دعا دیکھو تو

ہم پیارے آقا کی دو نوافل اور روزہ کی تحریک پر لبیک کہتے ہیں اور دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیں احسن رنگ میں جماعت احمدیہ کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

منجانب

قائد و اراکین عاملہ

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور

''اگر سارا گھر غارت ہوتا ہو تو ہونے دو مگر نماز کو ترک مت کرو''

خدا تعالیٰ جماعت احمدیہ عالمگیر کو دن دوگنی اور رات چوگنی ترقیات سے نوازے۔ آمین

منجانب

قائد و اراکین عاملہ

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی

اِک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
میں خاک تھا اسی نے ثریا بنا دیا

بدرسومات سے اجتناب میں ہی ہماری خوشیاں مضمر ہیں۔

منجانب

قائدواراکین عاملہ

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع ساہیوال

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے میرے فلسفیو! زور دعا دیکھو تو

"اپنی دعاؤں کو درود میں ڈھال دیں اور فضا میں اتنا درود صدق دل کے ساتھ بکھیریں کہ فضا کا ہر ذرہ درود سے مہک اُٹھے۔"

(حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

منجانب

قائد و اراکین عاملہ

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع سیالکوٹ

ہم پیارے آقا کی دو نوافل اور روزہ کی تحریک پر لبیک کہتے ہیں اور دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیں احسن رنگ میں جماعت احمدیہ کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

منجانب

قائد و اراکین عاملہ
مجلس خدام الاحمدیہ ضلع ہزارہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعائیہ تحریک

(بیان فرمودہ 30 مئی 2014ء)

۱۔سورۃ الفاتحہ۔ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔تمام حمد اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔جزا سزا کے دن کا مالک ہے۔تیری ہی ہم عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے ہم مدد چاہتے ہیں۔ہمیں سیدھے راستہ پر چلا۔ان لوگوں کے راستہ پر جن پر تو نے انعام کیا۔جن پر غضب نہیں کیا گیا اور جو گمراہ نہیں ہوئے۔

۲۔درود شریف: اے اللہ تو محمد ﷺ اور آپ کی آل پر فضل نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام اور آپ کی آل پر فضل نازل فرمایا، یقیناً تو بہت حمد والا اور بزرگی والا ہے۔اے اللہ تو محمد ﷺ اور آپ کی آل پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام اور آپ کی آل پر برکت نازل فرمائی، یقیناً تو بہت حمد والا اور بزرگی والا ہے۔

۳۔دعا۔ترجمہ: اللہ تعالیٰ پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ اللہ تعالیٰ پاک ہے اور بہت عظمت والا ہے۔اے اللہ محمد ﷺ اور آپ کی آل پر رحمتیں بھیج۔

۴۔دعا۔ترجمہ: اے اللہ ہمارے دلوں کو ٹیڑھا ہونے نہ دینا بعد اس کے کہ تو ہمیں ہدایت دے چکا ہے۔اور ہمیں اپنی جناب سے رحمت عطا کر یقیناً تو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے۔

۵۔دعا۔ترجمہ: اے ہمارے رب! ہم پر صبر نازل کر اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور کافر قوم کے خلاف ہماری مدد کر۔

۶۔دعا۔ترجمہ: اے اللہ ہم تجھے ان کے سینوں میں ڈالتے ہیں اور ان کی شرارتوں سے تیری پناہ طلب کرتے ہیں۔(یعنی اے اللہ تو ہی ان پر ایسا وار کر جس سے ان کی زندگی کا سلسلہ منقطع ہو جائے اور ہم ان کی شرارتوں سے بچ جائیں۔)

۷۔دعائے استغفار۔ترجمہ: میں اللہ سے جو میرا رب ہے ہر گناہ کی بخشش مانگتا ہوں اور میں اس کی طرف جھکتا ہوں۔

۸۔دعا۔ترجمہ: اے میرے رب! ہر چیز تیری خادم ہے اے میرے رب تو میری حفاظت کر اور میری مدد کر اور مجھ پر رحم فرما۔

۹۔دعا۔ترجمہ: اے ہمارے رب! ہمارے قصور یعنی کوتاہیاں اور ہمارے اعمال میں ہماری زیادتیاں ہمیں معاف کر۔اور ہمارے قدموں کو مضبوط کر اور کافر لوگوں کے خلاف ہماری مدد کر۔

۱۰۔دعا۔ترجمہ اے میرے رب! تو میری دعا سن اور اپنے دشمنوں اور میرے دشمنوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے اور اپنے وعدہ کو پورا فرما اور اپنے بندے کی مدد فرما اور ہمیں اپنے دن دکھا اور ہمارے لئے اپنی تلوار سونت لے اور انکار کرنے والوں میں سے کسی شریر کو باقی نہ رکھ۔

Monthly
KHALID
www.monthlykhalid.org

Love For All Hatred For None

For Ahmadi Youth

Regd. CPL# FD7/FR

May 2016

C. Nagar